آیاتہا ۲۲ ۵۸ سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۰۵ رکوعاتہا ۳

سورۃ مجادلہ مدنی ہے اس میں ۳ رکوع ۲۲ آیات ۴۷۳ کلمے ۱۷۹۲ حروف ہیں (خازن و خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ

بے شک اللہ نے سنی اسکی بات ۱ جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے ۲ اور اللہ سے

اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝۱

شکایت کرتی ہے ۳ اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے ۴ بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے ۵

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ

وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں ۶ وہ انکی مائیں نہیں ۷

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـىِٕیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا



انکی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں ۸ اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ

مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲ وَ الَّذِیْنَ

بات کہتے ہیں ۹ اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ اور وہ جو

یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ

اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں ۱۰ پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ

رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ

چکے ۱۱ تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اسکے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ۱۲

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ

یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے ۱۳

شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ

تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ۱۴ پھر جس سے



۱۔ (شان نزول) حضرت اوس بن صامت نے اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ کو کہہ دیا کہ تم مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہو' اسلام سے پہلے یہ لفظ طلاق تھا۔ حضرت خولہ نے بارگاہ نبوی میں آکر عرض کی کہ میں بوڑھی ہوں' بچوں والی ہوں' مال میرے پاس نہیں' ماں باپ میرے وفات پا چکے اگر بچوں کو چھوڑوں تو مجھے تکلیف ہو۔ اگر نہ چھوڑوں تو انہیں تکلیف ہو کہاں سے کھلاؤں' کوئی ایسی صورت ہو کہ شوہر سے میری جدائی نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۲۔ معلوم ہوا کہ پیغمبر سے بحث کبھی رب کو پیاری ہے اور کبھی ناپسند' یہ بحث مخالفت یا مقابلہ کی نہ تھی بلکہ کرم طلب کرنے کے لئے تھی۔ حضور کی امت حضور کی باندی غلام ہیں حضور سے عرض و معروض کر سکتے ہیں ۳۔ اس طرح کہ اپنے دکھ درد آپ سے عرض کر رہی ہے۔ آپ سے فریاد کرنا رب سے فریاد کرنا ہے کیونکہ خولہ نے جو کچھ عرض کیا حضور سے عرض کیا مگر رب نے فرمایا کہ اللہ سے شکایت کی۔ معلوم ہوا کہ رب سے ہر شکایت کرنی بری نہیں ہے۔ بے صبری کی شکایت بری ہے ۴۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سماع قبول سے اس بات کو سنتا ہے جو حضور سے عرض کی جاوے یا حضور کے واسطے سے رب سے۔ کیونکہ یہاں قبول کا سننا مراد ہے اور تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا میں حضور سے عرض کرنا اور تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ میں حضور کے واسطے سے رب سے عرض کرنا مراد۔ حضور کا وسیلہ چھوڑ کر جو عرض کی جاوے وہ قبول نہیں' رب فرماتا ہے۔ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۵۔ یوں تو رب تعالیٰ سب کی سنتا' سب کو دیکھتا ہے مگر جو حضور کے آستانہ پر آجائے اس کو رحمت سے دیکھتا ہے' اور اس کی رحمت سے سنتا ہے ۶۔ یعنی ان سے ظہار کر لیتے ہیں۔ ظہار یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی یا اس کے جزو شائع کو یا اس عضو کو جس سے کل مراد ہوتا ہے اپنی نسبی' یا رضاعی محرم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دے جس کا دیکھنا حرام ہے' جیسے کہے کہ تو یا تیرا نصف یا تیری گردن میری ماں کی ران کی طرح ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظہار صرف بیوی سے ہو گا۔ لونڈی سے نہ ہو گا۔ کیونکہ نساء فرمایا گیا۔ ۷۔ یعنی مظاہر کی بیوی اس کہنے سے نہ تو واقعی ماں بن گئی۔ نہ ماں کی طرح حرام ہو گئی یعنی طلاق واقع نہ ہو گی ۸۔ یعنی نسبی ماں جسے ماں کی جہت سے میراث ملے' وہ صرف وہ ہی ہے جس کے پیٹ سے یہ پیدا ہوا ہو۔ خیال رہے کہ رضاعی یعنی دودھ کی ماں حرمت و احترام میں ماں کے حکم میں ہے۔ حضور کی ازواج مطہرات حرمت و تعظیم میں مائیں بلکہ ان سے بڑھ کر ہیں لہٰذا یہ آیت اس کے خلاف نہیں وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ کہ یہاں حقیقت کا ذکر ہے وہاں حکم کا ۹۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ بیوی کو ماں کہنا گناہ ہے' دوسرے یہ کہ اس لفظ سے طلاق نہیں ہوتی۔ کیونکہ خولہ بنت ثعلبہ اپنے خاوند اوس ابن صامت پر اس لفظ سے مطلقہ نہ ہو گئیں اگر بیوی کو ماں کہے تو ظہار بھی نہیں۔ ظہار میں تشبیہ شرط ہے۔ ۱۰۔ خواہ ایک بیوی یا چند کو جیسا کہ نساء جمع فرمانے سے معلوم ہوا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اپنی چار بیویوں سے کہے کہ تم میری ماں کی پشت کی طرح ہو۔ تو سب سے ظہار ہو گیا ۱۱۔ یعنی ظہار توڑنا اور اس کی حرمت اٹھا دینا چاہیں تو ظہار کا کفارہ دیں جس کا ذکر یہ ہے ۱۲۔ معلوم ہوا کہ کفارہ دینے سے پہلے وطی اور وطی کے اسباب بوس و کنار وغیرہ حرام ہے' خیال رہے کہ چونکہ یہاں غلام میں ایمان کی قید نہیں لہٰذا کفارہ ظہار میں مومن و کافر غلام آزاد کر سکتے ہیں (حنفی) ۱۳۔ یا اس طرح کہ اس کے پاس غلام کی قیمت نہ ہو' یا غلام نہ ملتے ہوں۔ جیسے آج کل تو وہ روزے رکھے۔ ۱۴۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ کفارہ ظہار کے روزے لگاتار رکھے۔ بیچ میں کوئی روزہ نہ چھوٹے نہ

لَمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا
روزے بھی نہ ہو سکیں ۱ تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا ۲ یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
رسول پر ایمان رکھو ۳ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۴ اور کافروں کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
دردناک عذاب ہے ۵ بیشک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کی ۶

كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ
ذلیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی ۷ اور بیشک ہم نے روشن آیتیں

بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ
اتاریں ۸ اور کافروں کیلئے خواری کا عذاب ہے جس دن اللہ ان سب کو

جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ

اٹھائے گا ۹ پھر انہیں ان کے کوتک جتادے گا ۱۰ اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۶﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي
گئے ۱۱ اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے ۱۲ اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ۱۳ جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو

اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى
تو چوتھا وہ موجود ہے ۱۴ اور پانچ کی تو چھٹا وہ اور نہ اس سے

مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ
کم اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے جہاں کہیں ہوں ۱۵ پھر انہیں قیامت کے دن

بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ تَرَ
بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا ۱۶ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۷ کیا تم نے



(بقیہ صفحہ ۸۶۵) درمیان میں رمضان شریف ہو' نہ وہ ممنوعہ پانچ تاریخیں' نہ کسی اور وجہ سے روزہ چھوڑے' اگر ان میں سے کوئی وجہ ہوئی اور تسلسل ٹوٹ گیا تو نئے سرے سے روزے رکھے' دوسرے یہ کہ ان روزوں سے پہلے اور درمیان میں صحبت اور صحبت کے اسباب بوس وکنار وغیرہ حرام ہیں' اگر درمیان میں کچھ کر لیا تو پھر دوبارہ روزے رکھے۔

ا۔ بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے یا تو روزہ ہی نہ رکھ سکے یا روزوں کا تسلسل نہ کر سکے تو کھانا دے' خواہ ہر مسکین کو سوا دو سیر گندم دے دے یا دو وقت پیٹ بھر کر کھلادے روزانہ ایک فقیر کو اگر ایک دن ساٹھ مسکینوں کو کھلا دیا تو ایک دن ہی کا ادا ہوا۔ اب انسٹھ دن اور دے۔ (کتب فقہ) ۲۔ معلوم ہوا کہ روزوں کی طرح کھانا دینے میں مَس سے پہلے ہونا ضروری نہیں اگر دوران روزہ میں صحبت کر لی تو دوبارہ روزے رکھے اور اگر کھانا دینے کے دوران میں جماع کر لیا تو بقیہ ہی پورے کرے' کیونکہ یہاں مَس سے پہلے ہونے کی قید نہیں ۳۔ اور زمانہ جاہلیت کے خیالات چھوڑ دو' اب ظہار کو طلاق نہ مانو ۴۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ کی حدود توڑنا کفار کا کام ہے' دوسرے یہ کہ دردناک عذاب صرف کافروں کے لئے ہے۔ گنہگار مومن کو اگر عذاب ہوا بھی تو انشاء اللہ الیم نہ ہوگا ۵۔ اس سے بھی دو مسئلے معلوم ہوئے' ایک یہ کہ حضور کی مخالفت اللہ کی مخالفت ہے کیونکہ براہ راست رب کی مخالفت کوئی نہیں کرتا' دوسرے یہ کہ اللہ کے پیاروں کے دشمن کو اعلان جنگ بھی ہے' اور اعلان مغلوبیت بھی۔ جیسا کہ حدیث شریف اور اس آیت سے معلوم ہوا ۶۔ گزشتہ قومیں تو نبیی عذاب بھیج کر ذلیل کی گئیں' یہ کفار دوسری طرح رسوا کئے جائیں گے ۷۔ گزشتہ رسولوں پر ان کے معجزات یا اے محبوب آپ پر قرآن کی آیات اور ہزارہا معجزے جن سے آپ کی نبوت روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی اسی لئے انہیں مبینات فرمایا ۸۔ ایک وقت میں اٹھائے گا اور ایک جگہ جمع فرمائے گا ۹۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اولاً قیامت میں سب کافر مومن جمع ہوں گے' چھانٹ بعد میں ہو گی' دوسرے یہ کہ خاص بندوں کے کام رب کی طرف منسوب ہوتے ہیں کیونکہ قیامت میں اعمال جتلانا فرشتوں کا کام ہے مگر رب نے فرمایا کہ اللہ انہیں خبر دے گا۔ ۱۰۔ دنیا میں' مگر آخرت میں ہر ایک کو اپنے سارے اعمال یاد آجائیں گے' یا یاد دلائے جائیں گے ۱۱۔ جب حاکم خود واردات پر گواہ ہو تو مجرم کا بچانا ممکن ہے' ۱۲۔ (شان نزول) ایک دن ربیعہ اور حبیب عمرو کے بیٹے اور صفوان ابن امیہ باتیں کر رہے تھے' ان میں سے ایک بولا' کیا رب ہماری ان باتوں کو جانتا ہے' دوسرا بولا بعض کو جانتا ہے' بعض کو نہیں' تیسرا بولا اگر بعض کو جانتا ہے تو سب کو جانتا ہے تب یہ آیت اتری (روح) ۱۳۔ اس طرح کہ انہیں دیکھ رہا ہے ان کی ہر بات سنتا ہے' ورنہ رب تعالیٰ کا کسی جگہ میں ہونا غیر ممکن ہے' مقصد یہ ہے کہ خلوت جلوت میں انسان اللہ کو اپنے ساتھ جانے' تاکہ گناہ کرنے کی ہمت نہ کرے' یہ تصور کہ خدا میرے ساتھ ہے' تقویٰ اور توکل کی اصل ہے' خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ علم و قدرت کے لحاظ سے ہر ایک کے ساتھ ہے۔ مگر رحمت کے لحاظ سے مومنوں کے ساتھ' غضب کے لحاظ سے کفار کے ساتھ۔ ۱۴۔ یعنی جہاں اچھی بری مجلس میں یہ لوگ ہوں رب تعالیٰ ان کے ساتھ ہو گا خیال رہے کہ جیسے سورج کی دھوپ ہر گندی و ستھری جگہ پڑتی ہے مگر اس سے نہ دھوپ گندی ہو نہ سورج کی شان میں فرق آئے' یوں ہی رب کا علم و قدرت ہر

(بقیہ صفحہ ۸۶۶) اچھی بری جگہ ہے مگر اس سے نہ علم و قدرت برے ہوں' نہ رب کی شان میں فرق آئے ۱۵۔ دنیا اور قبر میں مکمل حساب نہیں ہو سکتا کیونکہ بندہ کچھ اعمال کر چکا ہے کچھ کرنا باقی ہیں قبر میں اعمال جاریہ کے کچھ ثواب آنے باقی ہیں۔ اس لئے حساب کے واسطے قیامت کا دن مقرر ہے' اس ہی دن سب کو سارے اعمال کی خبر دی جائے گی' ۱۶۔ ممکن غیر ممکن موجود غیر موجود' واجب وغیرہ سب کو اس کا علم گھیرے ہوئے ہے مگر قدرت سے ناممکن اور واجب خارج ہیں' دیکھو ہماری تفسیر نعیمی۔



اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا

انہیں نہ دیکھا جنہیں بری مشورت سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہی کرتے ہیں جس کی ممانعت

عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

ہوئی تھی ۱؎ اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے

الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَ

کرتے ہیں ۲؎ اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا کرتے ہیں جو لفظ

يَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ

اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے ۳؎ اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے

جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اس کہنے پر ۴؎ انہیں جہنم بس ہے اس میں دھنسیں گے تو کیا ہی برا انجام ۵؎ اے ایمان

اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

والو تم جب آپس میں مشورت کرو ۶؎ تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی

وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ وَاتَّقُوا

کی مشورت نہ کرو ۷؎ اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو ۸؎

اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ

اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے ۹؎

لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ

اس لئے کہ ایمان والوں کو رنج دے ۱۰؎ اور وہ انکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا کے ۱۱؎

اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا چاہیئے ۱۲؎ اے ایمان والو

اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا

جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو ۱۳؎



۱۔ (شان نزول) کفار و منافقین آپس میں سرگوشیاں کرتے۔ اور مسلمانوں کی طرف اشارے کرتے جاتے تھے۔ تاکہ مسلمان سمجھیں کہ ہمارے متعلق باتیں کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے رنج ہوتا تھا' اس کی شکایت بارگاہ نبوی میں کی گئی۔ حضور نے ان یہود و منافقین کو اس سے منع کیا۔ مگر وہ نہ مانے' ان کے متعلق یہ آیت کریمہ اتری (خزائن) لہٰذا یہاں نجویٰ سے مراد وہ خفیہ باتیں ہیں' جن سے مسلمانوں کو تکلیف ہو ۲۔ یعنی ان کی سرگوشیاں تین وجہ سے جرم ہیں' گناہ کی سرگوشیاں کرنا' مسلمانوں کو تکلیف دینا' حضور کی ممانعت کی مخالفت کرنا۔ لہٰذا وہ معصیت بھی ہے' عدوان بھی۔ حضور کی مخالفت بھی ۳۔ معلوم ہوا کہ حضور کو ان الفاظ سے یاد کرنا چاہیے اور ان الفاظ سے سلام کرنا چاہیے جن سے اللہ نے حضور کو یاد فرمایا۔ لہٰذا حضور کو باوا' چچا' بھیا' ابا وغیرہ نہ کہا جاوے کیونکہ رب نے انہیں ان الفاظ سے یاد نہ کیا' اس لئے اہل قرابت بھی حضور کو رسول اللہ نبی اللہ کہتے تھے۔ بھائی والد نہ کہتے تھے' بشر بھی انہیں الفاظ میں سے ہے جس سے رب نے یاد نہ فرمایا نیز سلام میں ادب کا لحاظ رکھے' یہود حاضر ہو کر کہتے تھے' السام علیک' سام موت کو کہتے ہیں ۴۔ (شان نزول) یہود آپس میں کہتے تھے کہ اگر حضور سچے رسول ہیں تو ہم پر اس گستاخی کی وجہ سے عذاب کیوں نہیں آتا۔ ہم تو بجائے السلام علیکم کے السام علیکم کہتے ہیں' ان کے جواب میں یہ آیت آئی ۵۔ یعنی ہر چیز کا ایک وقت ہے' ان کے عذاب کا بھی وقت مقرر ہے' اگر کسی جرم پر فوراً عذاب نہ آئے تو یہ معنی نہیں کہ وہ جرم جرم نہیں' رب کے اس حکم سے بہت لوگوں نے دھوکہ کھایا ہے ۶۔ اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ مسلمان صلاح مشورے خلط و ملط مسلمانوں ہی سے رکھیں' کفار سے نہ رکھیں' انہیں اپنا مشیر' مخلص نہ بنائیں' رب فرماتا ہے۔ لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا اور آپس میں مشورے بھی اچھے کریں برے نہ کریں ۷۔ یعنی مسلمانوں کی خلوت میں جلوت کی طرح پاکیزہ چاہیے۔ اکیلے میں بھی حضور کا ادب و احترام ملحوظ رکھے مبارک ہے وہ عالم جو اپنی تنہائی میں حضور کے فضائل سوچے' بدنصیب ہے وہ جس کا وقت حضور کی اہانت سوچنے میں گزرے ۸۔ تلاوت قرآن' علم دین کی تعلیم مسلمانوں کو اچھی باتوں کا حکم' بری باتوں سے روکنا' جہاد کی تدبیریں سوچنا سب اس میں داخل ہیں۔ ایسی مجلسیں نورانی ہیں' ان میں شرکت عبادت ہے۔ معلوم ہوا کہ بعض مشورے واجب ہیں' بعض مستحب' بعض حرام' بعض کفر۔ ۹۔ یعنی جو کمیٹیاں مشورے برے کاموں کے لئے ہوں وہ کمیٹیاں شیطانی اور مشورے ابلیسی ہیں لہٰذا جو کمیٹی مشورے دینی کام کے لئے ہوں وہ ایمانی ہیں کسی مجلس کو حرام و حلال کہنے سے پہلے اس مجلس کے کام دیکھ لو' اچھے کام کی مجلس کو اچھا کہو برے کام کی مجلس کو برا لہٰذا میلاد شریف کی مجلس ایمانی مجلس ہے کہ اس میں ان کا ذکر خیر ہوتا ہے جن سے ایمان ملا ۱۰۔ وہ شیطان یا یہ

يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ

اللہ تمہیں جگہ دے گا ۱ اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو ۲

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ

اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور انکے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا ۳

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ اے ایمان والو جب تم

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ

رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو ۴ تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ

صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

دے لو ۵ یہ تمہارے لئے بہت بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا



تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۶ کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ

عرض سے پہلے کچھ صدقے دو ۷ پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے

اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا

تم پر رجوع فرمائی ۸ تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو ۹ اور اللہ اور اس کے

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

رسول کے فرمانبردار رہو ۱۰ اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے کیا تم نے انہیں

ع ۲

الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ

نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے ۱۱ وہ نہ تم میں

وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾

سے نہ ان میں سے ۱۲ وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں ۱۳



(بقیہ صفحہ ۸۶۷) مشورہ کرنے والا' معلوم ہوا کہ مومن کو ایذا دینے والا کام سخت برا ہے اس میں شیطان کی شرکت ہوتی ہے ۱۱۔ اس میں مسلمانوں کو تسکین دی گئی کہ تم ان خبیثوں کے مشوروں سے مغموم نہ ہو یہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے' جو تمہیں تکلیف پہنچے گی وہ رب کی طرف سے' جس میں ہزارہا حکمتیں ہوں گی ۱۲۔ توکل دو قسم کا ہے۔ توکل عام توکل خاص' اسباب چھوڑ کر رب پر نظر رکھنا توکل خاص ہے اسباب سے تعلق رکھ کر مسبب اسباب پر نظر توکل عام ۱۳۔ (شان نزول) اصحاب بدر کی حضور کی بارگاہ میں بڑی عزت تھی ایک دن کچھ بدری صحابہ حضور کی مجلس شریف میں پہنچے' جگہ بھر چکی تھی۔ انہیں جگہ نہ ملی انہوں نے سلام کرکے جگہ ملنے کا انتظار کیا' کسی نے انہیں جگہ نہ دی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں کو اٹھا کر ان کی جگہ بنائی' اٹھنے والوں کو کچھ گراں گزرا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۱۔ جنت میں یا اپنی رحمت میں یا تمہاری قبروں کو وسیع کر دے گا۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ بزرگوں کے لئے جگہ چھوڑنا' ان کی تعظیم کرنا۔ مسجد میں بھی جائز بلکہ سنت ہے کہ یہ واقعہ مسجد نبوی شریف میں ہی ہوا اگر تلاوت قرآن کی حالت میں اللہ کا مقبول بندہ آ جائے تو قرآن کریم بند کرکے اس کی تعظیم کرے پھر قرآن شریف پڑھے۔ صحابہ کرام تو عین نماز کی حالت میں بھی حضور کا ادب کرتے تھے کہ حضور کے لئے امام پیچھے آ جاتا تھا۔ دوسرے یہ کہ مسلمان بھائی کی تعظیم رب کو بڑی پیاری ہے کہ اس پر اجر کا وعدہ فرمایا ۲۔ نماز کے لئے یا جہاد کے لئے یا کسی کو جگہ دینے یا کسی کی تعظیم کے لئے۔ لہٰذا اگر واعظ سامعین سے کہے کہ اٹھ کر سلام پڑھو تو سب اٹھ کھڑے ہوں' اس آیت سے ثابت ہے ۳۔ علم سے مراد علم دین ہے معلوم ہوا کہ علماء دین بڑے درجہ والے ہیں دنیا میں آخرت میں ان کی عزت ہے رب تعالیٰ نے ان کی بلندی درجات کا وعدہ کیا انہیں دنیا و آخرت میں عزت ملے گی ۴۔ شان نزول، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں اغنیاء اپنی عرض و معروض کا سلسلہ اتنا دراز کر دیتے تھے کہ فقراء صحابہ کو کچھ عرض کرنے کا موقعہ نہ ملتا تھا۔ تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دینار صدقہ کرکے حضور سے دس سوال کئے' اس آیت پر صرف حضرت علی مرتضیٰ نے عمل کیا کسی اور کو موقعہ نہ ملا کہ آیت منسوخ ہو گئی (خزائن و روح البیان) خیال رہے کہ یہ پابندی حضور سے خفیہ عرض و معروض کرنے پر تھی' مجلس شریف میں حاضری وعظ شریف سننے یا علانیہ طور پر کچھ عرض کرنے پر یہ پابندی نہ تھی' علی مرتضیٰ کے سوا کسی صحابی کو اس مدت میں مشورہ کرنے کی ضرورت نہ ہوئی' ورنہ حضرت ابوبکر و عثمان غنی تو اشارہ ابرو پر لاکھوں خیرات کر دیتے تھے ۵۔ اس کا وجوب منسوخ ہو گیا۔ مگر استحباب باقی ہے معلوم ہوا کہ رب سے عرض و معروض کرنی ہو یعنی نماز پڑھنی ہو تو صرف وضو کافی مگر رب کے محبوب سے کچھ عرض کرنا ہو تو صدقہ دینا واجب تھا۔ حضور سے کلام کرنا بھی اعلیٰ عبادت ہے ۶۔ اس جملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کے حکم سے فقراء و مساکین علیحدہ تھے' صرف مقدور والوں کو یہ حکم تھا' یہ بھی پتہ لگا کہ صدقہ کا حکم وجوبی تھا نہ کہ محض استحبابی ۷۔ یعنی کیا تم کو یہ صدقہ کی پابندی گراں ہے' اچھا ہم اس پابندی کو اٹھائے دیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ صحابی کی دلجوئی فرماتا ہے کہ معافی کا اعلان ہو گیا۔ ۸۔ یہاں توبہ سے مراد یہ حکم واپس لے لینا ہے کیونکہ کسی صحابی نے اس حکم کی خلاف ورزی نہ کی تھی تاکہ ان کی توبہ قبول فرمائی جاتی ۹۔ معلوم ہوا کہ حضور سے ہم کلامی تمام عبادات سے افضل

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے ۱ بے شک وہ بہت ہی برے کام

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ

کرتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے تو اللہ کی راہ سے

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ

روکا ۲ تو ان کے لئے خواری کا عذاب ہے ۳ ان کے مال اور ان کی

اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اولاد اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ دیں گے ۴ وہ دوزخی ہیں

النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ۵ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا

فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے ۶ جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں ۷ اور وہ

عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ

یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کچھ کیا ۸ سنتے ہو بے شک وہی جھوٹے ہیں ان پر شیطان

الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ

غالب آ گیا تو انہیں نے اللہ کی یاد بھلا دی ۹ وہ شیطان کے گروہ ہیں۔

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

سنتا ہے بیشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے ۱۰ بیشک وہ جو

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ

اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں ۱۱ وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں ۱۲ اللہ

اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول ۱۳ بیشک اللہ قوت والا عزت والا ہے۔





(بقیہ صفحہ ۸۶۸) ہے جس کو یہ نصیب ہو جائے وہ تمام مسلمانوں سے اعلیٰ ہے اس لئے حکم ہوا کہ اس نعمت کے شکریہ میں آئندہ زندگی نماز و عبادت میں گزارو' قرآن پڑھنے والا قاری' کعبہ کو دیکھنے والا حاجی' حضور کو دیکھنے والا صحابی ہو جاتا ہے۔ اور صحابی تمام اولیاء سے اعلیٰ و افضل ہے' خیال رہے کہ صدیقی نظر سے حضور کو دیکھنا صحابی بناتا ہے نہ کہ ابو جہل کی نظر سے دیکھنا ۱۰۔ یعنی اے جماعت صحابہ اب ہم نے وجوب صدقہ کا حکم تو ختم کر دیا مگر یہ حکم اب بھی ہے کہ جو میرے محبوب سے ہمکلامی کا شرف پائے ان کی بارگاہ میں باریاب ہو' وہ اس نعمت کے شکریہ کا پکا متقی و پرہیز گار رہے۔ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا کہ وہ مدینہ مطہرہ کی حاضری کے بعد یکدم گناہ چھوڑ دیتے ہیں بڑے متقی و پرہیز گار بن جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تقویٰ اس حاضری کی نعمت کا شکریہ ہے' یہ اس آیت پر عمل ہے' ایسے لوگ دین و دنیا میں کامیاب ہیں' ان زائرین کی آنکھوں کی زیارت بھی عبادت ہے۔ شعر:۔

جن نیناں نے دلبر دیکھیا اوہ نیناں تک لیاں
توں ملیوں تاں ساجن ملیا ہن آساں لگ گیاں

۱۱۔ (شان نزول) یہ آیت منافقوں کے متعلق آئی جو یہود سے دوستی رکھتے تھے' ان کی خیر خواہی کرتے تھے۔ مسلمانوں کے رازوں سے انہیں مطلع کرتے رہتے تھے' معلوم ہوا کہ مغضوب علیہم یہود ہیں ۱۲۔ (شان نزول) یہ آیت عبداللہ ابن نبتل منافق کے متعلق نازل ہوئی جو حضور کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی باتیں یہود کو پہنچاتا' ایک دن اس سے حضور نے فرمایا کہ تم لوگ ہمارے پیچھے ہمیں کیوں گالیاں دیتے ہو' وہ اور اس کے ساتھی قسم کھا گئے کہ ہم ایسا نہیں کرتے' تب یہ آیت نازل ہوئی (خزائن و روح) معلوم ہوا کہ منافق قومی مسلمان ہیں۔ مذہبی کافر۔ کسی طرف بھی پورے طور پر نہیں ۱۳۔ معلوم ہوا کہ کفار سے دلی محبت رکھنا اور اپنے ایمان ثابت کرنے کے لئے قسمیں کھانا منافقوں کا کام ہے۔ کھرے سونے کے بیوپاری کو قسم کی ضرورت نہیں پڑتی' آج کل عام دیوبندی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم سنی ہیں یہ وہ ہی منافقوں کا طریقہ ہے۔

۱۔ معلوم ہوا کہ منافق کی سزا اصلی کافر سے زیادہ سخت ہے۔ ۲۔ یعنی منافقین اپنی جھوٹی قسموں کے ذریعہ اپنے مال و جان محفوظ رکھتے تھے ۳۔ پہلی آیت میں عذاب قبر مراد تھا اور یہاں عذاب آخرت لہٰذا تکرار نہیں ۴۔ یعنی منافقوں کی اولاد و اموال قیامت میں انہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکیں گے' جن کی وجہ سے وہ آج منافق بنے ہوئے ہیں یعلوم ہوا کہ مسلمانوں کو ان کی اولاد و مال کام دیں گے کیونکہ کام نہ دینا کفار کا عذاب ہے' نیک اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہ گار ماں باپ کو بخش دے گا۔

۵۔ معلوم ہوا کہ منافق بھی دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے کہ وہ کافر ہی ہیں ۶۔ یہ قیامت کے اول وقت میں ہو گا کہ کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ۔ پھر بعد میں اپنے کفر وغیرہ کا اقرار کریں گے۔ لہٰذا آیات میں تعارض نہیں' اس سے معلوم ہوا۔ کہ اپنے گناہ کا انکار یا جھوٹے بہانے بازی ڈبل گناہ ہے اقرار گناہ عبادت ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا تھا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا اس سے ان کی محبوبیت ظاہر ہوئی ۷۔ کہ جھوٹی قسمیں کھا کر مسلمانوں کے دوست بنے رہے اور کفار کے بھی ہم بڑے ہی سیاست دان اور پالیسی باز ہیں' معلوم ہوا کہ گناہ پر خوش ہونا منافقوں کا کام ہے ۸۔ معلوم ہوا کہ زیادہ قسمیں کھانا خصوصاً جب کہ جھوٹی ہوں۔ منافقوں کی علامت ہے روایات میں ہے کہ زیادہ قسموں سے روزی گھٹتی ہے۔ ۹۔ یعنی منافقین شاطرانہ چالوں سے ہی فرصت نہیں پاتے اللہ کی عبادت کب کریں ان کی نمازیں اور

(بقیہ صفحہ ۸۶۹) قسمیں بھی چالبازی کے لئے ہیں نہ کہ عبادت الٰہی کے لئے ۱۰۔ معلوم ہوا کہ بری نیت سے نیک کام بھی کرنا شیطانی عمل ہے' منافقین چالبازی کے لئے نماز روزہ و زکوٰۃ ادا کرتے تھے' مگر انہیں شیطانی ٹولہ قرار دیا گیا ۱۱۔ معلوم ہوا کہ حضور کی مخالفت اللہ کی مخالفت ہے کیونکہ کوئی شخص اپنی دانست میں اللہ کی مخالفت نہیں کرتا' کافر کفر بھی کرتا ہے تو یہ سمجھ کر کہ رب اس سے راضی ہے ہاں حضور کی مخالفت کرتے ہیں اسے رب نے اپنی مخالفت فرمایا ۱۲۔ یعنی قیامت میں تو یقیناً" اور کبھی دنیا میں بھی یا اللہ کے نزدیک ذلیل ہیں اگرچہ دنیا میں کچھ ظاہری عزت پالیں لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں ۱۳۔ اس لئے کوئی نبی میدان جہاد میں مقابلہ کرتے



لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے

مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ

جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ انکے باپ یا بیٹے

اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ

یا بھائی یا کنبے والے ہوں ۲ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا ۳

وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی ۴ اور انہیں باغوں میں لے جائے گا ۵ جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا

نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے

عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۳



راضی ۶ یہ اللہ کی جماعت ہے ۷ سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے

| اٰیاتھا ۲۴ | ۵۹ سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۱ | رکوعاتھا ۳ |
|---|---|---|

سورۃ حشر مدنی ہے اس میں ۳ رکوع ۲۴ آیات ۴۴۵ کلمے اور ۱۹۱۳ حروف ہیں (خزائن و خازن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے ۸ اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت حکمت

الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

والا ہے ۹ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ۱۰ ان کے گھروں

الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا

سے نکالا ۱۱ ان کے پہلے حشر کیلئے ۱۲ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے ۱۳



ہوئے شہید نہ ہوئے اور جو انبیاء کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے وہ مجاہد نہ تھے اور ان کی شہادت ان کے غلبہ کا ذریعہ ہوئی کہ دین کا غلبہ ہوا۔

۱۔ یعنی ساری ایمانی چیزوں پر' بعض ایمانی چیزیں فرما کر کل مراد لی گئیں ۲۔ یعنی مومن کامل کی علامت یہ ہے کہ اس کا دل کفار کی طرف نہیں جھکتا اور ان سے مطلقاً الفت نہیں ہوتی' اس کے ماں باپ بھائی بہن کافر ہوں تو اس کے دل میں ان سے الفت نہیں ہوتی محبت الٰہیہ دل میں دشمنان دین کی محبت نہیں آنے دیتی شعر:-

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد
فدائے یک تن بیگانہ کاشنا باشد

اللہ تعالیٰ ایسا کامل ایمان نصیب کرے' اس آیت سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو کہتے ہیں کہ ہر مومن و کافر کو اپنا بھائی سمجھو ۳۔ صحابہ کرام کی زندگی اس آیت کی جیتی جاگتی تفسیر ہے جو کبھی مٹ نہیں سکتی' ابوعبیدہ ابن جراح نے احد میں اپنے باپ جراح کو حضرت علی مرتضیٰ نے بدر میں عتبہ ابن ربیعہ کو قتل کیا' حضرت عمر نے اپنے ماموں عاص ابن ہشام کو' مصعب ابن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ ابن عمیر کو بدر میں قتل کیا۔ ابوبکر صدیق نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو پکارا کہ آ باپ بیٹے کے دو دو ہاتھ ہو جائیں مگر حضور نے منع کیا۔ بعد میں عبدالرحمٰن ایمان لے آئے' یہ ہے اس آیت کی تفسیر ۴۔ روح سے مراد قرآن کریم ہے یا حضرت جبریل یا غیبی مدد' خیال رہے کہ دنیا میں صحابہ کرام یا مسلمانوں پر تکالیف آنا اس آیت کے خلاف نہیں وہ تکالیف گنہگاروں کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں' نیکوں کے درجات بلند ہونے کا ذریعہ' ایک ہی طاعون کفار کے لئے عذاب ہے مومنوں کے لئے رحمت' اس پر صبر کی توفیق ملنا بھی اللہ تعالیٰ کی مدد ہے ۵۔ یعنی ایسے مخلص مومنوں کو دنیا میں یہ انعام ہے کہ انہیں ایمان پر استقامت نصیب ہوگی۔ جیسے سکہ سے اس کے گہرے نقش نہیں مٹتے ایسے ہی ان کے دل سے ایمان زائل نہ ہو گا' اور آخرت میں یہ انعام ملے گا کہ اللہ ان کا وہ اللہ کے' جب اللہ ان کا ہو گیا تو اللہ کی سب چیزیں جنت اور وہاں کی نعمتیں بھی ان کی ہو گئیں۔ اللہ نصیب کرے' آمین ۶۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ کی رضا بڑی نعمت ہے جو کسی کسی کو ملتی ہے دوسرے یہ کہ بزرگوں کو رضی اللہ عنہ کہہ سکتے ہیں' خواہ وہ صحابی ہوں یا اولیاء اللہ یا علماء' رب فرماتا ہے۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ جو اللہ سے ڈرے وہ اللہ سے راضی ہے اللہ اس سے راضی ۷۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اللہ کی جماعت ہیں اور تاقیامت جو ان کے ساتھ ہو وہ اللہ کی جماعت ہے جو ان سے علیحدہ ہو وہ شیطانی جماعت میں داخل ہے۔ ۸۔ (شان نزول) یہ سورہ کریمہ یہود مدینہ میں سے بنی نضیر کے متعلق نازل ہوئی جب حضور انور مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کرلی کہ ہم غیر جانبدار رہیں گے نہ آپ سے لڑیں گے نہ آپ سے لڑنے

وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ

اور وہ سمجھتے تھے کہ انکے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے[ل] تو اللہ کا حکم ان کے

اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا[۲] اور اس نے انکے دلوں میں

الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي

رعب ڈالا[۳] کہ اپنے گھر ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں[۴] اور مسلمانوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ

کے ہاتھوں[۵] تو عبرت لو اے نگاہ والو[۶] اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ

كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۗ وَلَهُمْ

نے ان پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا[۷] اور ان

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ



کیلئے آخرت میں آگ کا عذاب ہے[۸] یہ اس لئے کہ وہ اللہ سے اور اس کے

وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

رسول سے پھٹے رہے[۹] اور جو اللہ اور اسکے رسول سے پھٹا رہے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا

ہے[۱۰] جو درخت تم نے کاٹے یا انکی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے[۱۱] یہ سب اللہ کی

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى

اجازت سے تھا اور اس لئے کہ فاسقوں کو رسوا کرے اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے

رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ

رسول کو ان سے تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ[۱۲]

وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے[۱۳] اور اللہ سب کچھ

منزل ۷

(بقیہ صفحہ ۸۷۰) والوں سے ملیں گے' جنگ بدر میں جب مسلمانوں کو فتح ہوئی تو یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت تعریفیں کرتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ وہ ہی رسول ہیں جن کی خبر توریت میں دی گئی' جب احد کے دن مسلمانوں کو ظاہری ہزیمت ہو گئی تو یہ مسلمانوں سے دشمنی ظاہر کرنے لگے انکا سردار کعب بن اشرف چالیس یہودیوں کے ساتھ مکہ معظمہ پہنچا اور کعبہ معظمہ کے پردے تھام کر کفار مکہ سے حضور کے خلاف معاہدہ کیا' جس کا نتیجہ جنگ احزاب کی شکل میں ظاہر ہوا۔ حضور نے کعب بن اشرف کو قتل کرا دیا بذریعہ محمد ابن مسلمہ کے اور بنی نضیر کا محاصرہ کر لیا' منافقین نے بنی نضیر کی بہت ہمدردی کی مگر بیکار' اکیس روز محاصرہ رہا۔ پھر بنی نضیر تنگ ہو کر جلا وطنی پر راضی ہو گئے چنانچہ مدینہ منورہ خالی کر کے شام' اریحا' خیبر کی طرف چلے گئے' مسلمانوں کو ان کے شر سے امن ملا (خزائن) حضرت صفیہ بنت حیی بنی نضیر کے سردار کی بیٹی تھیں جو حضور کے نکاح میں آئیں۔ ۹۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ انسان و جن کے سوا کسی مخلوق میں کافر نہیں سب رب کے مطیع ہیں کیونکہ ما غیر عقل والوں کے لئے بولا جاتا ہے دوسرے یہ کہ ہر چیز بزبان قال رب کی تسبیح کرتی ہے جسے ہم نہیں سمجھتے مگر ان کی تسبیح کی تاثیر جداگانہ ہے سبزے کی تسبیح سے عذاب قبر دور ہوتا ہے ۱۰۔ یعنی بنی نضیر کو جو کافر بھی تھے' بدعہد بھی' مسلمانوں کے دشمن بھی ۱۱۔ جو گھر مدینہ منورہ میں تھے اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو ہر وقت پریشانی رہتی تھی ۱۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود مدینہ بنی نضیر کو خیبر کی طرف جلا وطن کیا' یہ ان کا پہلا حشر تھا' عمر فاروق نے انہیں خیبر سے شام کی طرف نکالا۔ یہ ان کا دوسرا حشر تھا' کیونکہ انہوں نے سخت غداری کی تھی ۱۳۔ کیونکہ بنی نضیر بہت قوت و مال و جائیداد کے مالک تھے انہوں نے مدینہ منورہ میں بہت مضبوط قلعے بنا رکھے تھے۔

۱۔ کیونکہ یہ مضبوط قلعے ناقابل تسخیر ہیں ۲۔ اس طرح کہ ان کا سردار کعب بن اشرف اس کے رضاعی بھائی محمد ابن مسلمہ کے ہاتھوں مارا گیا' جس سے ان کی ہمتیں پست ہو گئیں' اس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔ اس لئے وہ مرعوب ہو کر گھبرا گئے ۳۔ یعنی بنی نضیر جلا وطنی کے وقت اپنے گھر خود اپنے ہاتھوں سے ڈھاتے ہیں تاکہ جو لکڑی وغیرہ کار آمد ہو ساتھ لے جاویں' یا تاکہ یہ مکانات مسلمانوں کے استعمال کے لائق نہ رہیں' ۴۔ اس طرح کہ ان کے ہاتھوں سے بچے ہوئے مکانات مسلمان گراتے ہیں تاکہ جنگ کے لئے میدان صاف ہو جائے یا ان کی جگہ دوسرے مکانات قابل رہائش بنائے جاویں ۵۔ اور جانو کہ مضبوط قلعوں پر اعتماد کرنے والوں کا یہ نتیجہ ہے اور اللہ پر توکل کرنے والوں کا یہ انجام یا سمجھ لو کہ دنیا کا انجام یہ ہے ۶۔ تمہارے ہاتھوں انہیں قتل یا قید کراتا' جیسے بنی قریظہ کا حشر ہوا ۷۔ یعنی اس جلا وطنی کے سبب ان کا عذاب آخرت ہلکا نہ ہوا۔ وہ پورا پورا ملے گا ۸۔ اس طرح کہ پہلے حضور سے معاہدہ کیا پھر مشرکین مکہ سے مل گئے' اور غزوۂ خندق میں کفار مکہ کی پوری پوری مدد کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت رب کی مخالفت ہے ۹۔ لہٰذا اے مسلمانو! تم سیدھے راستہ پر قائم رہنا اللہ و رسول سے کئے ہوئے عہد پورے کرنا اس واقعہ سے عبرت پکڑو ۱۰۔ (شان نزول) جب بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ لئے ہوئے تھے تو حضور نے ان کے باغات وغیرہ کاٹ ڈالنے اور جلا دینے کا حکم دیا تاکہ وہ لوگ اس سے گھبرا کر باہر آ جاویں یا انہیں صدمہ ہو۔ بعض مسلمانوں نے درخت کاٹ دیئے بعض نے کہا کہ نہ کاٹو یہ مال غنیمت ہے جو آخر ہمارے ہاتھ آئے گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ اتری جس میں ان دونوں

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝٦ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی

کر سکتا ہے [۱] جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے

فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ

وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں [۲] اور یتیموں اور مسکینوں

وَابْنِ السَّبِیْلِ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ

اور مسافروں کے لئے [۳] کہ تمہارے اغنیاء کا مال نہ ہو جائے [۴]

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو [۵]

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝٧ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ

اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے [۶]

الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا

جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور اس کی رضا چاہتے [۷] اور اللہ و رسول کی مدد کرتے [۸] وہی سچے

الصّٰدِقُوْنَ ۝٨ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ہیں [۹] اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا [۱۰]

یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ

دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے [۱۱] اور اپنے دلوں میں کوئی

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ

حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے [۱۲] اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ

بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

انہیں شدید محتاجی ہو [۱۳] اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی



(بقیہ صفحہ ۸۷۱) جماعتوں کی تعریف فرمائی گئی کہ کاٹنے والے بھی سچے ہیں نہ کاٹنے والے بھی۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور انور کا حکم ماننا ہر مسلمان پر لازم ہے مگر رائے شریف ماننا ضروری نہیں۔ دوسری رائے دینا میں بھی جائز ہے کہ حضور نے درخت کاٹنے کی رائے دی تھی' دوسرے یہ کہ ہر مجتہد کو ثواب ملتا ہے اگرچہ قول ایک ہی کا مطابق واقعہ کے ہو' تیسرے یہ کہ جہاد میں کفار کا مال برباد کرنا انہیں مغموم کرنے کے لئے جائز ہے ۱۱۔ یعنی بنی نضیر کے چھوڑے ہوئے مال تمہیں بغیر جہاد کے میسر ہوئے لہٰذا یہ غنیمت کی طرح تقسیم نہ ہوں گے' بلکہ خالص حضور کا حق ہیں۔ جس طرح چاہیں تصرف فرماویں' چنانچہ حضور نے یہ اموال مہاجرین میں تقسیم فرمائے انصار میں سے تین صاحبوں کو عطا فرمائے' سماک ابن خراش' یعنی ابو دجانہ' سہل ابن حنیف حارث ابن صمہ ۱۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار کا جو مال ان کے بھاگ جانے کے بعد دارالسلام میں رہ جائے وہ غنیمت نہیں۔ حکومت اسلامیہ کی ملک ہے جہاں چاہے خرچ کرے' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کا مال غنیمت نہ بنایا جو مال جنگ کے ذریعہ ہاتھ لگے وہ غنیمت ہے' مجاہدین میں اس تفصیل سے تقسیم ہو گا جو دسویں پارہ میں گزر چکی۔

۱۔ وہ کمزوروں سے قوی لوگوں کو ہلاک کرا سکتا ہے ابابیل سے فیل مروا سکتا ہے ۲۔ یعنی حضور کے رشتہ دار بنی ہاشم بنی مطلب جو حضور کے خمس میں سے حصے لیتے تھے' حضور کی وفات کے بعد اب انہیں قرابت کی بنا پر حصہ نہ ملے گا بلکہ فقر کی وجہ سے اس صورت میں یہ آیت غنیمت کے متعلق ہے یا وہ فے کا مال جو بغیر جہاد مل جائے اس صورت میں یہ پہلے جملہ کی تفصیل ہے ۳۔ خیال رہے کہ بنی نضیر کے مال بغیر جہاد مسلمانوں کے قبضہ میں آئے' ایسے ہی خیبر بغیر جنگ قبضہ میں آیا۔ اس کے اموال فے بنے' اس سے معلوم ہوا کہ باغ فدک صرف فاطمہ زہرا کا حصہ نہیں بلکہ اس میں مساکین مسافروں وغیرہ سب کا حق ہے کیونکہ یہ فے ہے جو وقف ہوتا ہے باغ فدک فے کے طور پر حضور کا تھا۔ فے وہ کفار کا مال ہے جو بغیر جنگ ہاتھ آ جائے اس لئے حضرت علی نے بھی فدک تقسیم نہ فرمایا ۴۔ (شان نزول) زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت کا چوتھائی حصہ سردار لے لیتا' باقی تین حصے فوجی آپس میں اس طرح تقسیم کر لیتے تھے کہ مالدار لوگ زیادہ لیتے' تھوڑا سا غرباء کو دے دیتے' ایک بار صحابہ کرام نے حضور سے عرض کیا کہ اس غنیمت سے چوتھائی حضور قبول فرما لیں' باقی ہم لوگ رسم کے مطابق بانٹ لیں گے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۵۔ یعنی غنیمت سے جو حصہ حضور دیں۔ وہ لے لو۔ ۶۔ یعنی کفار کی متروکہ جائیداد خصوصیت سے ان مہاجرین کا حق ہے جو مکہ معظمہ سے نکالے گئے' ان کی جائیدادوں پر کفار مکہ نے قبضہ کر لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان کفار کے مال پر قبضہ کر لیں تو اس کے مالک ہو جائیں گے کیونکہ رب تعالیٰ نے ان مہاجر مسلمانوں کو فقراء فرمایا۔ جو اپنے املاک مکہ معظمہ میں چھوڑ کر آئے تھے۔ خیال رہے کہ سو (۱۰۰) مہاجر وہ تھے جنہیں کفار نے مکہ معظمہ سے نکالا باقی مہاجرین تو رضائے الٰہی کے لئے ہجرت کر کے آئے تھے۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ہے۔ ۷۔ یعنی ان مجبوروں کی ہجرت بھی اللہ رسول کی رضا کے لئے ہے ۸۔ یعنی ان مہاجرین کی ہجرت کا اصل مقصد اللہ و رسول کی مدد کرنا ہے' اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور کی مدد کرنا درپردہ رب کی مدد کرنا ہے کیونکہ مہاجرین حضور کی مدد کے لئے آئے تھے رب نے فرمایا میری مدد کے لئے آئے دوسرے یہ کہ اللہ کے بندوں کی مدد لینا شرک نہیں' ۹۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلفاء راشدین

الْمُفْلِحُونَ ﴿۹﴾ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ

کامیاب ہیں ۱ اور وہ جو ان کے بعد آئے ۲ عرض کرتے ہیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ۳

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ

اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ ۴ اے رب ہمارے بیشک

رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۱۰﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ

تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے ۵ کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے

لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ

بھائیوں کافر کتابیوں سے کہتے ہیں ۶ کہ اگر تم

أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا

نکالے گئے ۷ تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور ہر گز تمہارے بارے میں کسی

وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۱۱﴾

کی نہ مانیں گے ۸ اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ

لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا

وہ جھوٹے ہیں ۹ اگر وہ نکالے گئے تو یہ انکے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے لڑائی ہوئی تو

يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ

یہ انکی مدد نہ کریں گے ۱۰ اگر انکی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ۱۱ پھر

لَا يُنْصَرُونَ ﴿۱۲﴾ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ

مدد نہ پائیں گے بے شک انکے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا

اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ

ڈر ہے ۱۲ یہ اس لئے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ۱۳ یہ سب مل کر بھی تم سے

Page-873.bmp



(بقیہ صفحہ ۸۷۲) کی خلافت برحق ہے' کیونکہ ان خلافتوں کو سارے مہاجرین و انصار نے حق کہا اور وہ سب سچے ہیں ۱۰۔ اس آیت میں انصار کی انتہائی مدح وثنا ہے یہ حضرات دو قبیلے تھے' بنی اوس و بنی خزرج اوس اور خزرج حارثہ ابن ثعلبہ کے بیٹے تھے جن کی اولاد میں یہ حضرات تھے' دار سے مراد مدینہ منورہ ہے' یعنی ان خوش نصیب لوگوں نے حضور کی ہجرت سے پہلے مدینہ طیبہ میں رہائش اختیار کی اور ایمان قبول کر لیا ۱۱۔ یعنی مہاجرین کی آمد سے دل تنگ نہ ہوئے بلکہ خوشی خوشی انہیں اپنا دائمی مہمان بنا لیا۔ اپنے مکانات باغات میں انہیں نصف کا حصہ دار کر لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام مہاجرین سے محبت کرنا کمال ایمان کی نشانی ہے کہ رب نے انصار کی تعریف میں یہ فرمایا ۱۲۔ یعنی مہاجرین کو جو غنیمت وغیرہ سے زیادہ اموال دے دیئے جاویں تو انصار اس پر رشک نہیں کرتے' حضور کے فیض صحبت سے ان کے دل ملکی بن چکے تھے' حسد و رشک و حرص سے پاک ہو چکے ہیں ۱۳۔ (شان نزول) اس طرح کہ خود بھوکے رہ کر مہاجر بھائی کو کھلا دیتے ہیں' یہ آیت حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کہ حضور کی بارگاہ میں ایک مسکین بھوکا حاضر ہوا' حضور نے فرمایا جو اسے مہمان بنائے' اللہ اس پر رحمتیں نازل کرے' ابو طلحہ اسے اپنے گھر لے گئے' گھر میں بچوں کے لئے تھوڑا کھانا تھا' باقی کچھ نہ تھا' آپ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ بچوں کو بہانہ سے بھوکا سلا دینا اور رات کو کھاتے وقت بہانہ سے چراغ گل کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپ مہمان کے ساتھ کھانے بیٹھے اور دکھانے کے لئے جھوٹ موٹ ان کے ساتھ کھاتے رہے' سب نے بھوکے رات گزار دی' اس بھوکے کا پیٹ بھر دیا ان کے حق میں یہ آیت کریمہ اتری۔ جب صبح کو سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے یہ آیت سنائی اور فرمایا کہ رب تم سے راضی ہوا۔

۱۔ یعنی جس کا نفس لالچ سے پاک و صاف رکھا گیا وہ بہت کامیاب ہے' جیسے تمام صحابہ خصوصاً" انصار' معلوم ہوا کہ صحابہ کی آپس کی جنگیں دنیاوی لالچ کے لئے نہ تھیں بلکہ اختلاف رائے کی بنا پر' اس کے لئے ہماری کتاب "امیر معاویہ پر ایک نظر" دیکھیں ۲۔ قیامت تک کے مسلمان' ان کا عمل یہ ہے ۳۔ یعنی تمام صحابہ و انصار اور سلف صالحین کو' اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے' سلف کے لئے بھی کرے' دوسرے یہ کہ بزرگان دین خصوصاً" صحابہ کرام و اہل بیت کے عرس' ختم' نیاز' فاتحہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ ان میں ان بزرگوں کے لئے دعا ہے ۴۔ معلوم ہوا کہ مومن کی پہچان یہ ہے کہ تمام صحابہ اور اہل بیت سے اچھی عقیدت رکھے۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرے جس کے دل میں کسی صحابی سے عداوت ہے وہ مومن نہیں ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین کی تین جماعتیں ہیں' مہاجرین' انصار ان کے دعا گو مومن' لہٰذا روافض و خوارج ان تینوں سے خارج ہیں۔ کیونکہ اس آیت میں صحابہ کے بعد والے مومنوں کی علامت یہ بتائی گئی کہ وہ اہل بیت اور صحابہ کے دعا گو ہیں۔ اور ان کے سینے عام مسلمانوں خصوصاً" صحابہ کے لئے پاک ہیں۔ ۶۔ معلوم ہوا کہ منافق کفار کے بھائی ہیں مومن کے بھائی نہیں اگرچہ بظاہر کلمہ پڑھیں' وہ وقت پر کفار ہی کا ساتھ دیتے ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار کو بھائی سمجھنا' بھائی کہنا منافقوں کا کام ہے ۷۔ مدینہ منورہ کے منافقوں نے یہود مدینہ بنی نضیر سے خفیہ معاہدے کئے تھے کہ اگر تم سے اور مسلمانوں سے جنگ ہوئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اگر مسلمان غالب آ کر تمہیں جلاوطن کریں تو ہم تمہارے ساتھ چلیں گے' اس آیت میں اس خفیہ معاہدہ کا راز

(بقیہ صفحہ ۸۷۳) فاش کیا گیا ۸۔ یعنی اگر ہمیں تمہاری مدد سے مسلمان بلکہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی منع کریں گے تب بھی ہم ان کی نہ مانیں گے' تمہارا ہی ساتھ دیں گے ۹۔ معلوم ہوا کہ منافق درحقیقت کسی کا ساتھی نہیں نہ اس کے وعدوں کا اعتبار نہ کفار کو اس پر اعتبار آتا ہے نہ مسلمانوں کو' یہ بھی معلوم ہوا کہ رب تعالٰی اپنے حبیب کو ان کے خفیہ رازوں پر اطلاع دیتا ہے کیونکہ منافقوں کی یہ گفتگو نہایت رازداری کے ساتھ تنہائی میں ہوئی تھی۔ پھر جو رب نے کہا تھا وہی ہوا ۱۰۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بنی نضیر نکالے گئے کوئی منافق ان کے ساتھ نہ نکلا۔ یہود سے عموماً" جنگیں ہوئی۔ بنی قریظہ قتل کئے گئے۔ منافقوں نے ان کی مدد نہ کی



جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ

نہ لڑیں گے ۱؎ مگر قلعہ بند شہروں میں ۲؎ یا دھسوں کے پیچھے

بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ

آپس میں انکی آنچ سخت ہے ۳؎ تم انہیں ایک جتھا سمجھو گے اور انکے دل

شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۚ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ

الگ الگ ہیں ۴؎ یہ اس لئے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں۔ ان کی سی کہاوت جو ابھی

مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

قریب زمانہ میں ان سے پہلے تھے انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور انکے لئے دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ۚ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا

ہے ۵؎ شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی سے کہا کفر کر ۶؎ پھر جب

كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ



اس نے کفر کر لیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ

رب ۷؎ تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں

فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۧ﴿۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

رہے اور ظالموں کی یہی سزا ہے ۸؎ اے ایمان والو

ع ۵

اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کیلئے کیا آگے بھیجا ۹؎ اور اللہ سے ڈرو

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ۱۰؎ اور ان جیسے نہ ہو

نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾

جو اللہ کو بھول بیٹھے ۱۱؎ تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں ۱۲؎ وہی فاسق ہیں ۱۳؎



۱۱۔ یعنی اگر بفرض محال یہ منافق یہود کی مدد بھی کریں تو ان کے ساتھ خود بھی بھاگ جائیں گے' پھر جب ان کے کفر کھل جانے پر ان کی خبر لی گئی تو ان کا مددگار کوئی نہ ہوگا کہ کفار تو پہلے ہی بھاگ چکے ہوں گے ۱۲۔ یعنی منافقین تمہارے سامنے خوف خدا ظاہر کرتے ہیں مگر درحقیقت ان کے دلوں میں خدا کا خوف نہیں تمہارا ڈر ہے' یہاں خوف خدا سے مراد ان کا زبانی خوف ہے ورنہ منافقوں کے دل میں خوف خدا مطلق نہ تھا ۱۳۔ منافق نہ اللہ کو جانیں نہ اس کے رسول کو پہچانیں' صرف اپنی غرض نکالنا جانتے ہیں۔

۱۔ یعنی یہ منافقین و یہود مل کر بھی آپ سے آمنے سامنے مقابلہ میں جنگ نہیں کرسکتے۔ کافر کے دل میں ہمت نہیں ۲۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ مدینہ منورہ کے اہل کتاب و منافقین نے کبھی کھلم کھلا مسلمانوں سے مقابلے کی ہمت نہ کی' بلکہ غزوۂ خندق کے بعد جب مسلمانوں نے ان کی بدعہدی کی بنا پر ان سے مقابلہ کیا تو اپنے کوچہ بند محلوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے پھر مجبوراً" نکلے تو بنی قریظہ قتل اور بنی نضیر جلاوطن کر دیئے گئے۔ رب نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یہاں صرف مدینہ کے کتابیوں کا ذکر ہے لہٰذا آیت پر یہ اعتراض نہیں کہ عہد نبوی میں' مشرکین اور عہد فاروقی میں یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے مقابل آئے اور ان سے بڑے معرکہ کی لڑائیاں ہوئیں ۳۔ یعنی اگر یہود و منافقین آپس میں لڑیں تو بہت سختی سے لڑیں' مگر رب کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے مقابلہ میں بزدل ہیں ۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار مسلمانوں کے مقابلہ میں مصلحتاً ایک ہو جاتے ہیں' ان پر مسلمانوں کو اعتماد نہ چاہیے' نیز کفار آپس میں حقیقتاً ایک نہیں' ان میں بہت دشمنی ہے' جیسا کہ آج تک دیکھا جا رہا ہے' انگریز' جرمن' ہندو اور سکھ' یہودی اور عیسائی' ان میں ایسے اختلافات ہیں کہ قیامت تک نہیں مٹ سکتے۔ ۵۔ یعنی ان کا حال کفار مکہ کا سا ہے' جو بہت ساز و سامان کے مالک تھے مگر بدر میں غریب مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب ہوئے' رب چاہے تو ابابیل سے فیل مروا دے۔ ۶۔ منافق لوگ شیطان کی طرح کفار سے کفر کراتے ہیں پھر وقت پر منہ پھیر جاتے ہیں ۷۔ معلوم ہوا کہ خدا کا ہر ڈر تقویٰ نہیں ہوتا بلکہ وہ ڈر جو اطاعت الٰہی کا ذریعہ بن جائے ورنہ شیطان بھی خدا سے ڈرتا ہے۔ مگر وہ متقی یا مومن نہیں' رب سے ڈر چار طرح کا ہے "گناہ کرنے پر سزا سے ڈرنا' نیکی کر کے نہ قبول ہونے سے ڈرنا' اس کی عظمت سے ڈرنا' اس کے وعدوں کے خلاف ہونے سے ڈرنا یا فقط ہیبت سے ڈرنا ۸۔ ایسے ہی ظاہری کفار کے ساتھ منافقین بھی دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ معلوم ہوا کہ دنیا میں جس سے محبت ہوگی اس کے ساتھ آخرت میں رہنا سہنا ہوگا' انشاء اللہ حضور کے غلام حضور کے ہمراہ ہوں گے ۹۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک ساعت کی فکر بہت سے ذکر سے بہتر ہے۔ مگر فکر سے مراد سوچنا ہے' رب کی عظمت' حضور کے محامد' اپنے گناہ سوچنا'

(بقیہ صفحہ ۸۷۴) سب اس میں داخل ہیں یہ ہی مراقبہ کی اصل ہے' علی مرتضیٰ فرماتے ہیں' جو دنیا میں اپنا حساب کرتا رہے گا اس کے لئے آخرت کا حساب آسان ہو گا ۱۰ے لہٰذا جب گناہ کرنے لگو تو سوچ لو کہ رب ہمارے اس گناہ کو دیکھ رہا ہے ۱۱ے جیسے یہود و نصاریٰ اور منافقین جنہیں اللہ و رسول کے حقوق یاد نہ رہے اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کے سوا اور دین میں رہ کر رب کی یاد قبول نہیں' کیونکہ وہ کفار اپنے عقیدے کے مطابق رب کو یاد کرتے تھے' مگر رب نے فرمایا کہ یہ خدا کو بھول بیٹھے ۱۲ے یعنی رب سے غافل ہونے کا اثر یہ ہوا کہ انہیں یہ بھی کبھی فکر نہیں ہوتی کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور ہم کو کیا کرنا چاہیے۔ معلوم ہوا کہ آخرت کی فکر نہ ہونا رب کا عذاب ہے ۱۳ے عقیدے کے بھی فاسق عمل کے بھی بدکار۔

۱ے یعنی مومن و کافر خوش نصیب' بدنصیب فاسق و متقی درجے میں برابر نہیں' اگرچہ دنیا میں شکل و صورت میں یکساں معلوم ہوتے ہیں۔ جب جنتی اور دوزخی برابر نہیں بلکہ جنتی بھی آپس میں برابر نہیں۔ بعض بعض سے اعلیٰ ہیں تو نبی اور امتی کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔ اس آیت سے انہیں عبرت حاصل کرنی چاہیے جو نبی سے ہمسری کا دعویٰ کرتے ہیں ۲ے کہ زندگی اللہ کی رضا میں گزاری اور آخرت میں اس کی نعمتوں کے مستحق ہوئے۔ کفار دونوں جگہ نقصان میں رہے ۳ے یہاں قرآن سے مراد کلام الٰہی ہے اور اتارنے سے مراد اس کلام کے اسرار و رموز پر مطلع کرنا ہے یعنی اگر ہم اسرار قرآن پر پہاڑ کو مطلع کر دیتے تو وہ تاب نہ لاتا پھٹ جاتا۔ لہٰذا اس پر یہ اعتراض نہیں کہ قرآن مجید کے ہزارہا نسخے لکڑی کی الماریوں میں رکھے رہتے ہیں وہ نہیں ٹوٹتی۔ کیونکہ یہ اوراق قرآن کا رکھنا ہے نہ کہ کلام الٰہی کا اتارنا ۴ے اس آیت سے اشارۃً معلوم ہوا کہ حضور کا قلب شریف پہاڑ سے زیادہ قوی و مضبوط ہے۔ کہ اللہ کا خوف' اسرار الٰہی سے واقفیت علی وجہ الکمال حاصل ہے پھر اپنے مقام پر قائم ہے۔ تجلیٔ الٰہی کی طور پہاڑ تاب نہ لا سکا۔ مگر حضور نے عین ذات الٰہی کا نظارہ کیا۔ پلک بھی نہ جھپکا۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى نیز اس سے کفار کی سخت دلی ظاہر ہے کہ قرآن سن کر بھی عاجزی نہیں کرتے ۵ے اور خیال کریں کہ جب ہم اشرف المخلوقات ہیں تو چاہیے کہ ہمارے اعمال بھی اشرف و اعلیٰ ہوں۔ ۶ے یعنی جو چیزیں بندے کے لئے غیب و شہادت ہیں' رب ان سب کو جانتا ہے' ورنہ رب کے لئے کوئی چیز غیب نہیں' ہر معدوم و موجود اس پر ظاہر ہے ان چیزوں کا غیب ہونا ہمارے لحاظ سے ہے خیال رہے کہ غیب اور غائب میں بڑا فرق ہے غیب وہ جو ہر ایک سے ہر طرح پوشیدہ ہو کہ نہ حواس سے معلوم ہو سکے نہ بداہتہً عقل سے' غائب وہ جو کسی سے کسی طرح پوشیدہ ہوے۔ ملک و



لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ

دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں لے جنت والے

الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى

ہی مراد کو پہنچے ۲ے اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے ۳ے

جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ

تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے ۴ے

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں ۵ے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ

وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر نہاں و عیاں کا جاننے والا ۶ے

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود



هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

نہیں، بادشاہ ۷ے نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا ۸ے حفاظت فرمانے والا

الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

عزت والا عظمت والا تکبر والا ۹ے اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ

وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ۱۰ے ہر ایک کو صورت دینے والا ۱۱ے اسی کے ہیں

الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

سب اچھے نام ۱۲ے اسی کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

اور وہی عزت و حکمت والا ہے ۱۳ے



ملکوت کا سچا دائمی حقیقی مالک ظاہری عالم کو ملک کہتے ہیں باطنی و پوشیدہ عالم کو ملکوت جیسے عالم انوار یا عالم امر وغیرہ ۸ے اپنے فرمانبرداروں کو دنیا میں نفس و شیطان سے امن دینے والا' آخرت میں عذاب دوزخ سے' خیال رہے کہ اللہ بھی مومن ہے۔ حضور بھی مومن اور عام مسلمان بھی مومن' مگر ان مومنوں کے معنی میں بڑا فرق ہے جیسے لفظ مومن کو دیکھ کر ہم رب کو اپنا بھائی نہیں کہہ سکتے' ایسے ہی حضور کو مومن کہہ کر اپنا بھائی کہنا حرام ہے ۹ے یعنی اپنی بڑائی بندوں پر ظاہر فرمانے والا۔ تکبر بندے کے لئے عیب ہے' رب کا کمال ہے' بندے کا کمال عجز و انکساری ہے' ہاں رب کے شکر کے لئے اس کی نعمتیں ظاہر کرنا تکبر نہیں بلکہ شکر ہے ۱۰ے بندوں کو ظاہری شکل و صورت بخشنا خلق ہے باطنی اوصاف بخشنا برءٌ یا اندازہ لگانا خلق ہے نیست کو ہست فرمانا برءٌ۔ لہٰذا رب تعالیٰ خالق بھی ہے باری بھی ۱۱ے ہر مخلوق کو ایسی

(بقیہ صفحہ ۸۷۵) صورت دیتا ہے جو اس کے لائق ہے ۱۲۔ ایک نام ذاتی ہے 'اللہ' باقی نام صفاتی' کل نام ننانوے ہیں بعض روایات کی رو سے ایک ہزار مگر ہر نام بہت اعلیٰ معنی والا ہے' اس سے معلوم ہوا کہ رب کو معمولی ناموں سے یاد کرنا سخت جرم ہے جیسے پربھو وغیرہ ۱۳۔ حقیقی عزت و غلبہ اور حقیقی حکمت رب کی ہے اس کی عطا سے بعض بندے بھی عزیز و حکیم ہیں رب فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ اور فرماتا ہے۔ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔

۱۔ (شان نزول) مکہ مکرمہ سے ایک کافرہ عورت سارہ محتاجی سے تنگ آ کر مدینہ منورہ آئی۔ مسلمانوں نے اس کی بہت مدد کی' ایک صحابی حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اسے دس دینار ایک چادر اور ایک خط مکہ والوں کے نام دیا۔ اس خط میں لکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم پر حملہ آور ہونے والے ہیں فتح مکہ کے لئے تم لوگ اپنا انتظام کر لو' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر صحابہ کو دی اور حضرت علی مرتضیٰ و دیگر اصحاب سے فرمایا کہ تم خاخ باغ میں جاؤ وہاں ایک مسافرہ عورت ہے جس کے پاس حاطب ابن بلتعہ کا خط ہے وہ خط اس سے لے آؤ' اسے چھوڑ دو اور اگر عورت انکار کرے تو قتل کر دو۔ ان حضرات نے اس عورت کو اس باغ میں گرفتار کر لیا۔ اس نے اولاً تو انکار کیا پھر قتل کی دھمکی سے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال کر دیا۔ حضور نے حضرت حاطب کو بلا کر پوچھا کہ حاطب یہ کیا انہوں نے عرض کیا کہ حضور میرے بال بچے مکہ معظمہ میں بالکل بے کس ہیں میرا وہاں کوئی عزیز و اقارب نہیں' میں نے چاہا کہ کفار مکہ پر یہ احسان کر دوں تاکہ اس کے عوض وہ میرے بچوں کی حفاظت کریں کیونکہ ان پر عذاب یقیناً آئے گا۔ میرا خط انہیں بچا نہ سکے گا۔ حضور نے ان کا عذر قبول فرمایا۔ حضرت عمر فاروق نے حاطب کے قتل کی اجازت چاہی مگر حضور نے فرمایا کہ حاطب بدر کے غازیوں میں سے ہیں تب یہ آیت کریمہ اتری' اس سے نبی کریم کا علم غیب ثابت ہوا ۲۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ کے نیک بندوں کا دشمن اللہ کا دشمن ہے کفار مکہ مسلمانوں کے دشمن تھے مگر رب نے فرمایا میرے دشمن' دوسرے یہ کہ کافروں سے دوستی مطلقاً حرام ہے اگرچہ کافر اپنا باپ یا بیٹا یا بیوی وغیرہ ہو۔ تیسرے یہ کہ کفار کو مسلمانوں کے راز سے خبردار کرنا غداری اور دین و قوم کی بغاوت ہے' چوتھے یہ کہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا رب نے انہیں مومن فرمایا ۳۔ حق سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کا ہر کام ہر کلام حق ہے' اور حق کی طرف سے ہے یا قرآن کریم یا دین اسلام مراد ہے (روح وغیرہ) ۴۔ یعنی کفار تمہیں مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کرتے ہیں' ورنہ کفار نے حضور کو مکہ معظمہ سے نکالنا نہ چاہا تھا شہید کرنا چاہا تھا۔ ۵۔ یعنی وہ تمہارے ایمان کے دشمن ہیں اور تم انہیں مدد دے رہے ہو' کتنی بری بات ہے ایمان کا دشمن جان کے دشمن سے زیادہ خطرناک ہے' انہوں نے تمہیں مکہ سے صرف اس لئے نکالا کہ تم مومن ہو' ورنہ تمہارا کوئی قصور نہ تھا ۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں جہاد جب ہی ہو گا' جب مجاہد کا دل مومن کی محبت کافر کی عداوت سے پر ہو اگر مجاہد کے دل میں کافر کی طرف تھوڑا سا میلان بھی ہوا' تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ نہیں ۷۔ یعنی تم کفار کو وہ پیام بھیجتے ہو جس سے انہیں تم سے محبت ہو اور اس محبت سے وہ تمہارے مکہ میں رہ جانے والے بال بچوں کی حفاظت کریں' محبت کے پیام سے یہ ہی مراد ہے کیونکہ حضرت حاطب نے یہ ہی تو کیا تھا ۸۔ یعنی رب تعالیٰ تمہارے دلی میلان اور بدنی اعمال سے خبردار ہے' تم اپنے دل کفار کی محبت سے پاک و صاف رکھو ۹۔



آیاتہا ۱۳ | ۶۰ سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ ۹۱ | رکوعاتہا ۲

یہ سورت مدنی ہے اس میں ۲ رکوع ۱۳ آیات ۳۴۸ کلمے اور ۱۵۱۰ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ۱

اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ

تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے

مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

پاس آیا ۲ گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں ۳ اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان

رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ

لائے ۴ اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی



مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ

نہ کرو ۵ تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو ۶ اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ

وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

اور جو ظاہر کرو ۷ اور تم میں جو ایسا کرے بے شک وہ سیدھی راہ سے بہکا ۸

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ

اگر تمہیں پائیں تو تمہارے دشمن ہوں گے ۹ اور تمہاری طرف اپنے

اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ②

ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ۱۰

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد ۱۱ قیامت کے دن

(بقیہ صفحہ ۸۷۶) اس میں حضرت حاطب پر کرم کا عتاب ہے' خیال رہے کہ کافر سے دینی محبت کرنی کفر ہے قومی محبت گمراہی اور شخصی محبت گناہ' لفظ ضل ان سب کو شامل ہے' ہاں کافر اولاد سے غیر اختیاری میلان قلبی جرم نہیں حضرت نوح علیہ السلام کا کنعان کے متعلق عرض کرنا کہ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ یہ اس چوتھی قسم میں داخل تھا لہٰذا حضرت نوح علیہ السلام پر کوئی اعتراض نہیں ۱۰۔ یعنی کفار کی عداوت کا یہ حال کہ تم ان کے ساتھ کتنے ہی اس قسم کے سلوک کرو' لیکن انہیں جب بھی موقعہ ملے گا۔ تمہاری دشمنی میں کمی نہ کریں گے' جیسے سانپ کہ مالک کا دودھ پی کر زہر پلاتا ہے اور کاٹتا ہے ۱۱۔ یعنی کفار کے ہاتھ تمہیں قتل کرنے میں' ان کی زبانیں تمہیں برا کہنے میں' ان کے دل تمہاری عداوت میں کمی نہیں کرتے' سانپ تمہاری جان کا دشمن ہے کافر تمہارے ایمان کا دشمن لہٰذا کافر سانپ سے زیادہ خطرناک ہے ۱۲۔ یعنی اے مسلمانو ! تمہاری کافر اولاد و قرابتدار قیامت میں تمہیں نفع نہ دیں گے جن کی خاطر تم گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہو' اس سے وہ کافر اولاد مراد ہے جس کے آباء مومن ہوں مومنوں کی مومن اولاد ضرور کام آئے گی اور شفاعت کرے گی جنت میں ساتھ رہے گی' رب فرماتا ہے اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ اور فرماتا ہے اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ غرضیکہ جن سے صرف جانی رشتہ ہے وہ علیحدہ ہو جائیں گے اور جن سے ایمانی رشتہ ہے وہ مل جاویں گے۔ اس لئے قیامت کو حشر بھی کہتے ہیں یعنی جمع کرنے والا دن' اور یوم الفصل بھی کہتے ہیں یعنی جدا کرنے والا روز' دونوں نام درست ہیں۔

۱۔ اس طرح کہ مومن ماں باپ کو جنت میں اور کافر اولاد کو دوزخ میں بھیجے گا اور مومن کو کافر قرابتدار سے بالکل الفت و محبت نہ ہو گی ۲۔ اس میں عام مسلمانوں سے خطاب ہے کہ کفار سے ایسی نفرت کرو' جیسے ابراہیم علیہ السلام کرتے تھے' خیال رہے کہ مسلمانوں پر تو حضور کی پیروی مطلقاً" لازم ہے' دیگر انبیاء کرام کی پیروی خاص اعمال میں ہے' وہ بھی اسوقت جبکہ اللہ و رسول نے حکم دیا ہو لہٰذا یہ آیت اس کے خلاف نہیں لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کیونکہ یہاں خاص صورتوں میں خاص پیروی کا حکم ہے اور وہاں مطلقاً" پیروی کا ۳۔ حضرت سارہ و لوط علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والے حضرات' خیال رہے کہ یہاں ہمراہی سے ایمانی ہمراہی مراد ہے۔ قیامت تک ایمان رکھنے والے مومن انشاء اللہ انبیاء کرام کے ساتھ ہیں ۴۔ یعنی ہم کو تم سے سخت نفرت ہے ہم عقائد اعمال و صورت و سیرت میں تم سے علیحدہ ہیں' کفار سے یہ نفرت رکن ایمانی ہے ۵۔ معلوم ہوا کہ تقیہ کرنا یا کفر ہے یا حرام' سنت انبیاء یہ ہے کہ اپنا ایمان اپنے قول و فعل سے ظاہر کرے۔ ۶۔ دنیا و آخرت میں ہم تمہارے دشمن ہیں معلوم ہوا کہ کفار سے دشمنی رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا مسلمانوں سے محبت رکھنا ضروری ہے ۷۔ اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کے رسولوں' فرشتوں' کتابوں' جنت' دوزخ' حشر نشر وغیرہ تمام ایمانیات پر ایمان لائے' لہٰذا موحد کفار سے بھی دوستی حرام ہے جیسے سکھ یا آریہ ۸۔ یعنی اس مسئلہ میں تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع نہ کرنا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے مشرک باپ یعنی چچا کے لئے دعاء مغفرت ایک خاص وجہ سے کی تھی' انہیں امید تھی کہ شاید وہ ایمان لے آئے گا۔ جب پتہ لگا کہ وہ کفر میں سخت ہے تو اس سے آپ علیحدہ ہو گئے لہٰذا ان کی اس دعا کو دوستی کفار کی دلیل نہ بناؤ ۹۔ یعنی میں تیرے لئے صرف دعا مغفرت ہی کر سکتا ہوں' اگر تو کافر رہا تو تجھ سے خدا کا عذاب دفع نہیں کر سکتا' اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام مومنوں گنہگاروں سے باذن پروردگار عذاب دفع کریں گے اور



يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳﴾ قَدْ كَانَتْ

تمہیں ان سے الگ کر دے گا اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے بیشک تمہارے

لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا

لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے

لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

اپنی قوم سے کہا بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے

اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ

ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی

اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ

ہمیشہ کے لئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے

لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا

کہنا کہ میں ضرور تیری مغفرت چاہوں گا اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک

عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا

نہیں اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی

تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

طرف پھرنا ہے اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۵﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ

بیشک تو ہی عزت و حکمت والا ہے بیشک تمہارے لئے ان میں اچھی پیروی تھی اسے جو

كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اللہ اور پچھلے دن کا امیدوار ہو اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶﴾ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ

بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا قریب ہے کہ اللہ تم میں اور ان میں جو ان میں سے تمہارے

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾

دشمن ہیں دوستی کر دے ث اور اللہ قادر ہے اور بخشنے والا مہربان ہے۔ ۲ہ

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے

يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ

گھروں سے نہ نکالا ۳ کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ

انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں ۵ اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے

قٰتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا

جو تم سے دین میں لڑے ۵ یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے

عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

نکالنے پر مدد کی کہ ان سے دوستی کرو ۶ اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ

ستمگار ہیں ۸ اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے

مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ

گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو ۹ اللہ انکے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے ۱۰ پھر اگر

عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ

تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو ۱۱ نہ یہ انہیں

حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ

حلال نہ وہ انہیں حلال ۱۲ اور انکے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا ۱۳ اور تم پر کچھ

عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا

گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو ۱۴ جب انکے مہر انہیں دو ۱۵ اور کافرنیوں کے



(بقیہ صفحہ ۸۷۷) اور ان کی شفاعت سے عذاب دور ہو گا اسلئے یہاں فرمایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت فاطمہ سے یہ ہی فرمایا تھا۔ اس کا مطلب بھی یہ ہی تھا کہ اگر تم ایمان نہ لائیں تو میں تم سے عذاب الٰہی دفع نہیں کر سکتا۔ لہٰذا یہ آیت مومنوں کے حق میں شفاعت نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی دیکھو خازن ۱۰۔ یہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھ والوں کی دعا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ یہ دعا مانگا کریں ۱۱۔ اس طرح کہ کفار کو ہم پر غلبہ نہ دے ورنہ وہ سمجھیں گے کہ اسلام باطل ہے اور کفر حق ہے' ہماری یہ مغلوبیت کفار کے لئے فتنہ بن جائے گی جس سے ان کا کفر اور بھی بڑھ جائے گا ۱۲۔ معلوم ہوا کہ دعا میں بار بار ربنا کہنا اچھا ہے' خیال رہے کہ گنہگار گناہ سے توبہ کرتے ہیں اور بعض نیک کار نیکی کر کے توبہ کرتے ہیں کہ خدایا تیری بارگاہ کے لائق نیکی نہ ہوئی ۱۳۔ معلوم ہوا کہ مومن کی پہچان یہ ہے کہ وہ بزرگان دین کے راستہ پر ہو' ان کے سے کام کرے وہ حضرات ایمان کی کسوٹی ہیں ۱۴۔ انبیاء کرام کے راستے سے اور کفار سے دوستی کرے تو سمجھ لے کہ ہمارے دین کو اس کی ضرورت نہیں۔

۱۔ (شان نزول) جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرام اپنے عزیز و اقارب کفار کی دشمنی میں بہت سخت ہو گئے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ عنقریب یہ کفار ایمان لا کر تمہارے بھائی بن جائیں گے اور اسلام کی زبردست خدمات انجام دیں گے' رب نے اپنا یہ وعدہ پورا فرمایا' اور فتح مکہ میں سارے کفار قریش ایمان لائے' اور ابوسفیان' سہیل ابن عمرو' حکیم ابن حزام سرداران قریش نے دین کی بڑی خدمتیں انجام دیں ۲۔ لہٰذا رب تعالیٰ نے تمہاری یہ تجبری معاف فرما دی' اور آئندہ ان کفار کو بھی معافی دے دیگا' جو اب تک کافر ہیں۔ وہ مسلمان ہو جائیں گے ۳۔ (شان نزول) یہ آیت بنی خزاعہ کے متعلق نازل ہوئی جو کافر تو تھے۔ مگر انہوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کر لی تھی کہ ہم نہ آپ سے جنگ کریں گے' نہ جنگ کرنے والے کفار کو مدد دیں گے' مسلمانوں کو ان سے اچھے سلوک کی اجازت دی گئی' یا یہ آیت حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق کے متعلق نازل ہوئی۔ جب کہ ان کی والدہ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ اسماء کے لئے مکہ معظمہ سے تحفے لے کر آئیں۔ حضرت اسماء نے نہ تو ان کے تحفے قبول کئے نہ انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت دی اور حضور سے اس کے متعلق دریافت کیا' تب یہ آیت آئی' حضرت اسماء کو قتیلہ کے تحفے قبول کرنے' ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی اجازت دی گئی۔ قتیلہ ابوبکر صدیق کی بیوی تھیں' جنہیں آپ نے طلاق دے دی تھی' ان کے شکم سے حضرت اسماء پیدا ہوئیں۔ (روح) ۴۔ خیال رہے کہ محبت اور چیز ہے اچھا برتاؤ کچھ اور محبت تو کسی کافر سے جائز نہیں اچھا برتاؤ بعض کفار سے جائز ہے جیسے ذمی یا مستامن کفار' حق یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں' اب بھی ذمیوں' مستامنوں اور جن کفار سے صلح ہو ان سے ایسے اچھے برتاوے کئے جاویں کہ وہ لوگ ہمارے اخلاق کے ذریعہ اسلام کی طرف مائل ہو جاویں خصوصاً" جب کہ کفار اپنے ملک کے مسلمانوں سے اچھا سلوک کرتے ہوں (روح و ہدایہ وغیرہ) ۵۔ ایسے کفار سے اچھا برتاوا یہ ہی ہے کہ انہیں قتل یا قید کرو' سانپ کے ساتھ اچھا برتاوا یہ ہی ہے کہ اس کا سر کچل دو ۶۔ یہاں دوستی سے مراد اچھا برتاوا ہے نہ کہ دلی محبت رب فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لہٰذا آیات میں تعارض نہیں ۷۔ معلوم ہوا کہ حربی کفار سے کسی قسم کا سلوک جائز نہیں عذر اور ضرورت کا حکم جدا ہے ۸۔ یعنی جو عورتیں مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے

بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ

نکاح پر جمے نہ رہو ؁ اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا

حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ وَاِنْ فَاتَكُمْ

یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے

شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ

کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں ؁ پھر تم کافروں کو سزا دو تو جن کی عورتیں جاتی رہی

ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ

تھیں غنیمت میں سے انہیں اتنا دے دو جو ان کا خرچ ہوا تھا ؁ اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝١١ يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ

ایمان ہے اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں ؁ اس پر بیعت کرنے

عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ

کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی ؁ اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری



وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ

اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی ؁ اور نہ وہ بہتان لائیں گی ؁ جسے اپنے ہاتھوں اور

اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ

پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں ؁ اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کریں گی ؁ تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو ؁ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ؁

اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ

اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے ؁ وہ آخرت سے آس توڑ

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝١٣ ع

بیٹھے ہیں جیسے کافر آس توڑ بیٹھے ؁ قبر والوں سے ؁



(بقیہ صفحہ ۸۷۸) تمہارے پاس آئیں تو تحقیق کر لو کہ واقعی اسلام کی محبت میں آئی ہیں یا اپنے خاوندوں سے ناراض ہو کر ان کے نکاح سے نکلنے کے لئے یا منافقت کے طور پر مسلمانوں کو ایذا دینے کے لئے (شان نزول) یہ آیت حضرت عبدالرحمن ابن عوف کی بیوی ام کلثوم بنت عقبہ کے متعلق نازل ہوئی آپ حضرت عثمان غنی کی اخیافی یعنی ماں شریکی بہن تھیں' اروی ان دونوں کی والدہ تھیں (روح) اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اعمال' علم سب کا امتحان لینا بہتر ہے ۹۔ یعنی ان مہاجرہ مومنہ عورتوں کا یہ امتحان تمہارے علم کے لئے ہے نہ کہ رب تعالیٰ کے علم کے لئے وہ تو علیم و خبیر ہے ۱۰۔ خیال رہے کہ صلح حدیبیہ اس شرط پر ہوئی تھی' کہ جو مرد مکہ معظمہ سے کافر ہو کر مدینہ منورہ جائے اسے مسلمان واپس کر دیں اور جو مومن مدینہ منورہ سے کافر ہو کر مکہ معظمہ پہنچے اسے مشرکین واپس نہ کریں۔ اس صلح میں عورتیں داخل نہ تھیں لہٰذا آیت پر یہ اعتراض نہیں کہ اس میں عہد شکنی کی اجازت دے دی گئی کیونکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح نامہ حضرت علی مرتضیٰ نے لکھا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں لَا يَأْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهٗ اِلَيْنَا۔ رجل مرد کو کہتے ہیں (خزائن) ۱۱۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مسلمان و مشرک کا آپس میں نکاح کسی طرح نہیں ہو سکتا خواہ مرد مومن ہو عورت مشرکہ یا برعکس' دوسرے یہ کہ اگر کافر کی کافرہ بیوی ایمان لا کر ہجرت کر جائے تو اس کافر کے نکاح سے نکل جاوے گی ۱۲۔ یعنی ان مومنہ مہاجرہ عورتوں کو ان کے کافر خاوندوں نے جو مہر دیا تھا' وہ تم انہیں مکہ معظمہ بھیجدو' یہ حکم صرف مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے والی عورتوں سے خاص تھا۔ اب یہ ضروری نہیں کہ مومنہ عورت کے کافر خاوند کو مہر واپس دیا جائے اور یہ حکم بھی اس صورت میں تھا کہ اس کافر خاوند نے اسے مہر دے دیا ہو اور اب مسلمانوں سے اس کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے اگر نہ دیا تھا یا اب مطالبہ نہیں کرتا تو کچھ نہ دیا جائے گا (خزائن) ۱۳۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مومنہ عورت کافر کے نکاح سے نکل جاتی ہے' دوسرے یہ کہ اس پر عدت واجب نہیں آج ہی ایمان لائی آج ہی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے ہاں اگر حاملہ ہو تو اس سے صحبت نہ کرے (خزائن وغیرہ) ۱۴۔ مہر دینے سے مراد اسے اپنے ذمہ لازم کر لینا ہے' کیونکہ صحبت کے لئے ادائے مہر شرط نہیں' اس سے معلوم ہوا کہ جو مہر ان نو مسلمہ کے خاوند کو واپس کیا گیا وہ اس مہر میں شمار نہ ہو گا۔ اسے اب نیا مہر دینا ہو گا۔

ع ٢ ٨ [illegible]

۱۔ یعنی اگر تمہاری بیویاں مرتدہ ہو کر چلی جاویں' یا وہ مکہ معظمہ سے آئیں ہی نہیں تو انہیں طلاق دیدو' اپنی قید نکاح میں نہ رکھو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورت کے مرتدہ ہو جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ یہاں مردوں سے فرمایا کہ انہیں روکے رہو' ان کے نکاح پر جمے نہ رہو یعنی طلاق دے دو ۲۔ یعنی اگر تمہاری بیویاں مرتدہ ہو کر مکہ معظمہ چلی جاویں۔ تو تم انہیں طلاق دے دو۔ اور ان کفار سے اپنا مہر وصول کر لو۔ ۳۔ (شان نزول) گزشتہ آیت نازل ہونے پر مسلمانوں نے نو مسلمہ عورتوں کے مہران کے خاوندوں کو بھیج دیئے لیکن کافروں نے مرتدہ عورتوں کے مہر مسلمانوں کو ادا نہ کئے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۴۔ یعنی جن مسلمانوں کی بیویاں مرتدہ ہو کر مکہ معظمہ چلی گئیں اور کفار مکہ نے ان کے مہر واپس نہ کئے تو اب جب کبھی جہاد میں مال غنیمت ہاتھ آئے اس میں ان مسلمانوں کو ان کے مہر دے دو' یہ حکم بھی منسوخ ہو چکا یا صرف ان کے لئے تھا جن سے حدیبیہ میں صلح ہوئی تھی ۵۔ فتح مکہ کے دن جبکہ اولاً مردوں نے حضور سے بیعت کی پھر عورتوں نے

باقی صفحہ ۹۷۰ پر

ا۔ جاندار یا بے جان سمجھ والی یا ناسمجھ کیونکہ ما عام ہے ۲۔ (شان نزول) بعض صحابہ حکم جہاد آنے سے پہلے کہا کرتے تھے کہ اگر ہم کو خبر ہوتی کہ رب کو کون سا عمل پیارا ہے تو وہ ہی کرتے' اگرچہ اس میں ہمارے جان و مال کام آجاتے مگر جہاد کا حکم آنے پر کچھ گھبرائے اس پر یہ آیت کریمہ اتری ۳۔ اس آیت میں بہت سی صورتیں داخل ہیں لوگوں کو اچھی باتیں بتائے مگر خود عمل نہ کرے یعنی بے عمل واعظ لوگوں کو اچھائی بتائے مگر خود برائیاں کرے' جیسے بد عمل واعظ' کسی سے وعدہ کرے وہ پورا نہ کرے یعنی وعدہ خلاف وعدہ کرتے وقت ہی خیال کرے کہ یہ کام کروں گا ہی نہیں۔ صرف زبانی وعدہ کئے لیتا ہوں۔ یعنی دھوکہ باز ان تمام باتوں سے یہاں روکا گیا



اٰیاتُہا ۱۴ | ۶۱ سُوْرَۃُ الصَّفِّ مَدَنِیَّۃٌ ۱۰۹ | رُکُوْعَاتُہَا ۲

سورہ الصف مدنی ہے اس میں ۲ رکوع ۱۴ آیات ۲۳۱ کلمے اور ۹۰۰ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَہُوَ الْعَزِیْزُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۱ اور وہی عزت

الْحَکِیْمُ ﴿۱﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾

حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو کیوں کہتے ہو ۲ وہ جو نہیں کرتے ۳

کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰہَ

کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو ۴ بے شک اللہ

یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمْ بُنْیَانٌ

دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں ۵ پرا باندھ کر گویا وہ عمارت



مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ

ہیں رانگا پلائی ۶ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے

وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ

ہو ۷ حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ۸ پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے

اللّٰہُ قُلُوْبَہُمْ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۵﴾ وَ اِذْ

اللہ نے انکے دل ٹیڑھے کر دیئے ۹ اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دیتا ۱۰ اور یاد کرو

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ

جب عیسیٰ بن مریم نے کہا ۱۱ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول

اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ وَمُبَشِّرًۢا

ہوں ۱۲ اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی



۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ جائز وعدہ پورا کرنا ضروری ہے خواہ رب سے کیا گیا ہو' یا شیخ سے یا کسی بندے سے یا بیوی سے' اولیاء اللہ کی نذر پورا کرنا بھی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے' نیز معلوم ہوا کہ عالم واعظ کو باعمل ہونا چاہیے' ناجائز وعدے ہرگز پورے نہ کرے اگر اس پر قسم بھی کھائی ہو تو توڑ دے اور کفارہ ادا کر دے ۵۔ کفار سے جہاد کرتے ہیں محض دین اسلام کو بلند کرنے کے لئے نہ محض غنیمت کے لالچ میں نہ صرف ملک گیری کی ہوس میں یہاں مسلمانوں کا آپس میں لڑنا مراد نہیں یہ جنگ تو حرام ہے ۶۔ مقصود یہ ہے کہ اللہ کو بہادر مجاہد پسند ہیں۔ جو ڈٹ کر کفار کا مقابلہ کریں' پیٹھ نہ دکھائیں' اس زمانہ میں جہاد میں صفیں باندھی جاتی تھیں' اس لئے یہاں صف کا ذکر ہوا۔ اب خندقوں میں بیٹھ کر جہاد ہوتے ہیں' اب یہ ہی رب کو پسند ہے' پسند تو مجاہد کی ادائیں ہیں' جو بھی ہوں' رانگا پلائی ہوئی عمارت سے مراد ہے ایک دوسرے سے مل کر مضبوطی سے ایسا کھڑا ہونا کہ جنبش نہ ہو' تمام مجاہدوں کے دل ایک ہوں' آپس میں اختلاف نہ ہو۔ تمام مجاہدوں کا ثابت قدم رہنا اس کی تفسیر وہ آیت ہے اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا ۷۔ مجھے جھوٹی تہمتیں لگا کر معجزات کا انکار کرکے۔ یہ خطاب بنی اسرائیل سے ہے' جبکہ انہوں نے جبارین کے مقابلہ میں جانے سے انکار کیا' اور آپ کو قسم قسم کے الزام لگائے' مقصد یہ ہے کہ اے محبوب بنی اسرائیل تو اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو بھی دکھ دیتے تھے' اگر آپ کو ایذا دیں تو ان سے کیا بعید ہے ۸۔ اور رسولوں کی اطاعت و تعظیم واجب ہے ۹۔ یعنی جب انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی اطاعت نہ کی تو رب نے ان کی توفیق کا راستہ بند فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ نبی کی مخالفت دل پر مہر لگ جانے کا سبب ہے' اللہ بچائے ۱۰۔ یہاں فاسق سے مراد ازلی بدبخت ہیں' جن کا کفر پر مرنا علم الٰہی میں آ چکا ہے' ایسوں کو ہدایت کیسے ملے' اس کی بحث بار بار ہو چکی۔ ۱۱۔ معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ پیدا ہوئے' ورنہ ان کو ماں کی طرف نسبت نہ کیا جاتا رب فرماتا ہے اُدْعُوْہُمْ لِاٰبَآئِہِمْ ۱۲۔ معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے نبی ہیں ہمارے حضور سارے عالم کے رسول یہ بھی معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ پیدا ہوئے کیونکہ آپ نے بنی اسرائیل کو اپنی قوم نہ فرمایا کہ قوم باپ کی طرف سے ہوتی ہے۔

بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے انکا نام احمد ہے ۱؎ پھر جب احمد انکے پاس

بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۶ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے ۲؎ اور اس سے بڑھ کر ظالم

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ یُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی

کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو ۳؎ اور ظالم لوگوں کو

الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۷ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

اللہ راہ نہیں دیتا ۴؎ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں ۵؎

وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ

اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برا مانیں کافر ۶؎ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو

رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ



ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ۷؎ کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے ۸؎

وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ

پڑے برا مانیں مشرک۔ اے ایمان والو کیا میں بتا دوں وہ تجارت

عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۱۰ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے ۹؎ ایمان رکھو اللہ

رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْؕ

اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو ۱۰؎

ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۱ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو ۱۱؎ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور

وَ یُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ

اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں



ع ۹ / ۹

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ حضور آخری نبی ہیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نے صرف آپ کی بشارت دی' یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سواء حضور کے اور کوئی نبی نہ آیا' یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور کا نام پہلے ہی مشہور ہو چکا تھا ۲؎۔ خیال رہے کہ حضور کی ولادت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو ستر برس بعد ہوئی' آپ نے حضور کو احمد اس لئے فرمایا کہ قیامت میں لواء الحمد حضور کے ہاتھ ہوگا' عالم ارواح میں حضور احمد کے نام سے مشہور تھے' عالم اجسام میں محمد کے نام سے معروف ہوئے حضور احد سے امکان کی میم کی وجہ سے ممتاز ہوئے (روح) خیال رہے کہ ساری حمدیں اللہ کے لئے ہیں اس کے باوجود حضور محمد ہیں اور اللہ تعالیٰ محمود' کیونکہ رب تعالیٰ عالم کا محمود ہے' حضور رب کے محمد ہیں۔ رب کی حمد زیادہ ہے ۳؎۔ یعنی عیسائی بڑے ظالم ہیں کہ انہیں حضور اسلام کی طرف بلاتے ہیں اور وہ اللہ کے لئے بیوی بچے بتا رہے ہیں' اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں ۴؎۔ یعنی کافروں کو نیک اعمال کی ہدایت نہیں دیتا' کیونکہ نیک اعمال کے لئے ایمان شرط ہے جیسے نماز کے لئے وضو یا جو کافر ازلی ہو اسے ایمان کی ہدایت نہیں دیتا۔ یا قیامت کے دن کفار کو راہ جنت کی ہدایت نہ دے گا۔ لہٰذا آیت پر یہ اعتراض نہیں کہ بہت ظالم ایمان قبول کر لیتے ہیں انہیں ہدایت مل جاتی ہے ۵؎۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو اسلام کی تبلیغ میں ناکام کر دیں' معلوم ہوا کہ حضور اللہ کا نور ہیں اس لئے آگے حضور کا ذکر آ رہا ہے' گویا اگلی آیت اس آیت کی تفسیر ہے' ملا علی قاری نے موضوعات کبیر میں فرمایا کہ ان آیات میں نور اللہ سے مراد حضور ہیں ۶؎۔ معلوم ہوا کہ جس کے دل میں حضور سے کراہت ہو وہ کافر ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور کا دین' حضور کا نام چمکتا رہے گا' دشمن کتنی ہی دشمنی کریں۔ آج بھی اس کا نظارہ ہو رہا ہے ۷؎۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور اللہ کا نور ہیں' کسی کے بجھائے بجھ نہیں سکتے۔ دیکھو' چاند سورج وغیرہ اللہ نے روشن کئے ہیں انہیں کوئی بجھا نہیں سکتا' دوسرے یہ کہ حضور معرفت الٰہی کا بڑا ذریعہ ہیں اگر رب کو پہچاننا ہے تو یوں پہچانو کہ رب وہ ہے جس نے ایسی شان والے رسول کو بھیجا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اللہ کی وہ مصنوع ہیں کہ دست قدرت کو بھی ان پر ناز ہے اس لئے فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِیْ اللہ ایسی شان والا ہے جس نے اپنے ایسے رسول کو بھیجا' یہ بھی معلوم ہوا کہ ہدایت اور دین حق حضور کے ساتھ لازم و ملزوم ہے کہ نہ حضور کے سوا کسی سے مل سکے اور نہ کسی وقت حضور سے جدا ہو سکے' حضور نبوت سے پہلے بھی ایک آن کے لئے ہدایت سے علیحدہ نہ ہوئے ب اتفاق کی ہے ۸؎۔ اسلام اب بھی غالب ہے اور قیامت تک غالب رہے گا۔ انشاء اللہ' اگرچہ کسی جگہ کسی وقت مسلمان مغلوب ہو جاویں' قرآن' توریت و انجیل اور تمام دینی کتابوں پر غالب ہے۔ حضور کا چرچا تمام دینی پیشواؤں کے چرچا پر غالب ہے' حضور کی عزت تمام دینی پیشواؤں کی عزت پر غالب ہے۔ حضور کی مسجدیں تمام کلیساؤں۔ مندروں وغیرہا پر غالب ہیں۔ حضور کے شرعی احکام تمام دینوں کے احکام پر غالب ہیں' اللہ انہیں دائم قائم رکھے' اس کا دن رات مشاہدہ ہو رہا ہے ۹؎۔ (شان نزول) مومنوں نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ رب کو کونسا عمل پسند ہے تو وہ ہی کرتے' اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی' جس میں ایسی تجارت کی طرف رہبری کی گئی' جس میں گھاٹے اور خسارہ کا احتمال نہیں' نفع ہی نفع ہے اللہ نصیب کرے ۱۰؎۔ چونکہ اس وقت جہاد کی سخت ضرورت تھی اس لئے ایمان کے بعد جہاد کا ذکر فرمایا' ورنہ ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے ۱۱؎۔ کہ یہ نیک اعمال رب سے تجارت ہیں' جیسے مالی تجارتوں میں نفع کی امید ہوتی ہے' ایسے ہی

طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ۙ وَاُخْرٰى

جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے ١ اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا ٢

تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح ٣ اور اے محبوب مسلمانوں کو خوشی سنادو ٤

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى

اے ایمان والو دین خدا کے مددگار ہو کہ جیسے عیسٰی

ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ

بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں ٥ حواری بولے ٦

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ

ہم دین خدا کے مددگار ہیں ٧ تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو

عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝ۧ

ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے ٨

سورۃ الجمعۃ مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰیاتہا ١١ رکوعہا ٢

سورۃ جمعہ مدنیہ ہے۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ اس میں ٢ رکوع ١١ آیات

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ٩ بادشاہ کمال

الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ

پاکی والا ١٠ عزت والا حکمت والا وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ

ایک رسول بھیجا ١١ کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں ١٢ اور انہیں پاک کرتے ہیں ١٣ اور انہیں





(بقیہ صفحہ ٨٨١) ان اعمال میں بڑے نفع کی قوی امید ہے انشاء اللہ ١٢۔ اس سے معلوم ہوا کہ مجاہد کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں حتی کہ حقوق العباد بھی کہ رب تعالی اس کے حق والے کو جنت دے کر راضی کردے گا۔ اور حق معاف کرادے گا۔

١۔ یعنی بڑی کامیابی یہ ہے کہ تم دنیا میں نیکیاں کر کے جنت اور وہاں کی نعمتوں کے مستحق ہو جاؤ' یہاں امیر یا وزیر بن جانا بڑی کامیابی نہیں' دیکھو یزید کے مقابل امام حسین رضی اللہ عنہ کامیاب ہوئے اور فرعون کے مقابل موسیٰ علیہ السلام' نمرود کے مقابل ابراہیم علیہ السلام کامیاب رہے رب فرماتا ہے قد افلح من تزکی ٢۔ دنیا میں ہی علاوہ اخروی نعمتوں کے اگرچہ یہ نعمت اس سے پہلے ہے لیکن چونکہ وہ نعمتیں زیادہ شاندار ہیں اس لئے ان کا ذکر پہلے فرمایا ٣۔ اس میں اشارۃً صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافتوں کا ذکر ہے کیونکہ اس فتح سے مراد فارس و روم کی فتح بھی ہے اور یہ فتوحات عہد فاروقی و عثمانی میں زیادہ تر ہوئیں۔ معلوم ہوا کہ وہ خلافتیں برحق ہیں' ان کی فتوحات رب کو پیاری ہیں جن کی بشارت دی جا رہی ہے ٤۔ اس طرح کہ حضور کی حیات شریف میں حضور کے ساتھ جہاد کرو۔ اور حضور کے بعد خلفاء راشدین کے ساتھ رہو۔ دین پھیلاؤ ایسے ہی قیامت تک مجاہد رہو ٥۔ معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت اللہ کے بندوں سے مدد مانگنا سنت انبیاء ہے' یہ شرک نہیں اور اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کے خلاف نہیں ٦۔ عیسیٰ علیہ السلام کے مخلصین کو حواری کہا جاتا ہے' یہ بارہ حضرات تھے جو آپ پر اولاً ایمان لائے' ان میں سے بعض کپڑے صاف کرنے والے تھے ٧۔ اس سے معلوم ہوا کہ عیسائیوں کو نصاریٰ اس واسطے بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے مورثوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ جیسے کہ ہمارے حضور کے مددگار صحابہ کا نام انصار ہوا' اگر غیر خدا سے مدد لینا حرام ہوتا۔ تو یہ دونوں نام شرک ہو جاتے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے پیاروں کی مدد کرنا درپردہ اللہ کے دین کی مدد کرنا ہے' کیونکہ حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کی تھی۔ مگر فرمایا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں ٨۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد عیسائیوں کے تین گروہ ہو گئے' ایک نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں' دوسرے نے کہا خدا کے بیٹے ہیں' تیسرے نے کہا کہ آپ اللہ کے بندے اللہ کے رسول ہیں پہلے دونوں فرقے کافر ہو گئے۔ تیسرا فرقہ مومن رہا۔ ہم نے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج کر اس تیسرے فرقہ کی مدد کی' جن کی برکت سے یہ تیسرا فرقہ غالب ہوا۔ (خزائن و روح) ٩۔ زبان حال سے یا زبان قال سے' دوسرے معنی زیادہ قوی ہیں لیکن ان کی تسبیح کی تاثیروں میں فرق ہے ١٠۔ قدوس وہ جو ہر عیب سے ایسا پاک ہو کہ کوئی عیب اس کی بارگاہ تک نہ پہنچ سکے' اس کا جھوٹ موت بالذات ناممکن ہو ١١۔ یعنی حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' اس لئے حضور کو امی کہتے ہیں' یعنی بے پڑھی جماعت میں بھیجے ہوئے رسول یا ام القریٰ مکہ میں ظاہر ہونے والے یا شاندار ماں کے نور نظر جس ماں کی طرح آج تک کوئی ماں نہ ہوئی۔ یا خود ماں کے شکم سے عالم و عارف رسول ١٢۔ تاکہ لوگوں کو قرآن پڑھنا آ جائے اس لئے علیہم فرمایا' حضور قرآن پڑھتے ہیں ہمیں سکھانے کو ١٣۔ معلوم ہوا کہ دل کی پاکی حضور کی نگاہ کرم سے ملتی ہے' ایمان و اعمال پاکی کے اسباب ہیں' یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث آسان نہیں کہ ہر کوئی محض اپنی عقل سے سمجھ لے ورنہ ان کی تعلیم کے لئے حضور نہ بھیجے جاتے۔

ع ١٠

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ

کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں ۱؎ اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ۝۲ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

میں تھے ۲؎ اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں ۳؎ جو ان اگلوں سے نہ ملے ۴؎

الْحَكِيْمُ ۝۳ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو

اور وہی عزت و حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے ۵؎ اور اللہ بڑے

الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۴ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ

فضل والا ہے اِنکی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی ۶؎ پھر انہوں

لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ

نے اسکی حکم برداری نہ کی ۷؎ گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے ۸؎ کیا ہی بری مثال

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ



ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں ۹؎ اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں

الظّٰلِمِيْنَ ۝۵ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ

دیتا ۱۰؎ تم فرماؤ اے یہودیو اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے

اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ

دوست ہو اور لوگ نہیں ۱۱؎ تو مرنے کی آرزو کرو ۱۲؎ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ

تم سچے ہو ۱۳؎ اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں کے سبب

اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ

جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں ۱۴؎ اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے ۱۵؎ تم فرماؤ وہ موت جس سے

الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ

تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے ۱۶؎ پھر اسکی طرف پھیرے جاؤ گے

۱۔ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے حکمت سے مراد حدیث پاک' معلوم ہوا کہ ہدایت کے لئے حدیث کی بھی ضرورت ہے' نیز قرآن کو صرف اپنی عقل سے نہ سمجھو بلکہ حضور کی تعلیم سے سمجھو' ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے' رب فرماتا ہے۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۲۔ یعنی عام اہل عرب گمراہ تھے اگرچہ ان میں بعض ہدایت پر بھی تھے جیسے ورقہ ابن نوفل اور زید ابن نفیل اور قیس ابن ساعدہ' یا جیسے حضور کے سارے آباؤ اجداد کہ ان میں کوئی مشرک نہ ہوا۔ سب مومن موحد تھے' اس سے معلوم ہوا کہ حضور دنیا میں کسی کے شاگرد نہیں کیونکہ آپ کی تشریف آوری کے وقت عام لوگ جاہل تھے ۳۔ یعنی حضور کا فیض صرف صحابہ پر موقوف نہیں بلکہ تاقیامت رہے گا' لوگ ان کی نگاہ کرم سے پاک و صاف ہوتے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے نہ نبوت کا سورج غروب ہو گا نہ اسے گرہن لگے گا نہ اس پر بادل آئے گا ۴۔ اس طرح کہ وہ لوگ صحابہ کے بعد ہوں گے یا صحابہ کے درجہ تک پہنچ نہ سکے' معلوم ہوا کہ کوئی غیر صحابی مومن خواہ کتنا ہی بڑا ولی ہو صحابی کے گرد قدم کو نہیں پہنچ سکتا' کیونکہ وہ فیض یافتہ صحبت نہیں' سبحان اللہ قرآن دیکھنے والا قاری' کعبہ دیکھنے والا حاجی مگر حضور کا رخ انور دیکھنے والا (سر کی آنکھوں اور ایمان سے) صحابی ہے اس لئے قیامت تک غوث قطب حاجی قاری ہوں گے مگر صحابی نہ ہوں گے۔ خواب میں حضور کو دیکھنے سے صحابی نہیں ہو سکتا اور علیٰ ھذا القیاس خواب میں خدا تعالیٰ یا عالم ملکوت دیکھنے کا نام معراج نہیں' معراج صرف نبی سے خاص ہے اور نبی خدا سے خاص' بعض بزرگوں نے جو خدا کو دیکھا' یا جنت وغیرہ دیکھے تو وہ نبی نہیں ہو سکتے' نہ ان کا دیکھنا معراج کہا جا سکتا ہے ۵۔ ہدایت و ایمان' یا صحابیت اللہ کے فضل سے نصیب ہوتی ہے' یا خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا فضل عظیم ہیں' ان کی غلامی نصیب والوں کو نصیب ہوتی ہے۔ شعر:۔ بریں نازم کہ ہستم امت تو۔ گنہگارم ولیکن خوش نصیبم (جامی) ۶۔ یعنی یہود جنہیں توریت شریف کے احکام کا مکلف کیا گیا۔ علماء یہود جنہیں توریت شریف کا علم دیا گیا ۷۔ اس طرح کہ توریت پر عمل نہ کیا۔ یا اس طرح کہ علماء یہود نے حضور کی وہ نعت شریف چھپا دی جو توریت میں مذکور تھی ۸۔ جیسے کتابیں اٹھانے والا گدھا۔ صرف بوجھ اٹھاتا ہے' کتابوں سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ ایسے ہی یہ بے عمل علماء یہود توریت کے الفاظ یاد کر لیتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے' یہ ہی حال آج کے بے دین عالموں کا ہے یا بے ایمان واعظوں کا ۹۔ یعنی یہ مثالیں بے ایمان عالموں کی ہیں' نہ کہ بے علم مسلمانوں کی' اس آیت کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا نرا ظلم ہے ۱۰۔ یعنی کافر کو نیک اعمال کی راہ نہیں دیتا۔ ایمان پہلے' بعد میں اعمال۔ ۱۱۔ (شان نزول) یہود کہتے تھے کہ ہم اللہ کے پیارے اس کے دوست ہیں کیونکہ نبیوں کی اولاد ہیں تم خواہ کتنے ہی نیک اعمال کرو' ہمارے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے' ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔ معلوم ہوا کہ دیدار یار کے لئے موت کی تمنا جائز ہے' حدیث شریف میں ہے کہ دنیاوی مصیبت سے تنگ آ کر موت کی تمنا نہ کرو' لہٰذا حدیث اور قرآن میں کوئی تعارض نہیں ۱۳۔ اپنے اس دعویٰ میں کہ تم اللہ کے پیارے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ کیونکہ موت رب سے ملنے کا ذریعہ ہے ۱۴۔ چنانچہ آج تک دیکھا جاتا ہے کہ یہود اور ہندو موت سے بہت ڈرتے ہیں' جہاں وباء پھیلے تو بیماروں کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں' ان کے اس ڈر سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اپنے عذاب کا یقین ہے' خیال رہے کہ بعض مومنوں کو موت کی ہیبت ہوتی ہے یہ دوسری چیز ہے ۱۵۔ ظالم سے مراد کافر ہے یعنی ہم کافر کو خوب جانتے ہیں اسے سخت سزا

(بقیہ صفحہ ۸۸۳) دیں گے اور اگرچہ کفر و ایمان دلی حالت کا نام ہے مگر ان کی علامات مقرر فرمادی ہیں جن سے مومن و کافر پہچانے جاسکتے ہیں ۱۶۔ لہٰذا موت سے بچنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ اسی کی تیاری کرو

۱۔ تمہارے نامہ اعمال دکھا کر فرشتوں کی' بلکہ اعضاء کی گواہی دلوا کر۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے کام رب کے کام ہیں کہ قیامت میں فرشتے کفار کو ان کے اعمال پر مطلع کریں گے مگر رب نے فرمایا کہ ہم کریں گے ۲۔ یعنی جمعہ کی پہلی اذان' خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں نماز جمعہ کی صرف



اَلْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا

جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو تم نے کیا تھا ۱ اے ایمان

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

والو جب نماز کی اذان ہو ۲ جمعہ کے دن ۳

فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ

تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو ۴ اور خرید و فروخت چھوڑ دو ۵ یہ تمہارے لئے

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا

بہتر ہے اگر تم جانو ۶ پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں

فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا

پھیل جاؤ ۷ اور اللہ کا فضل تلاش کرو ۸ اور اللہ کو بہت یاد کرو ۹

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا



اس امید پر کہ فلاح پاؤ ۱۰ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف

إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ

چل دیئے ۱۱ اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے ۱۲ تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے ۱۳ کھیل سے

وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١﴾

اور تجارت سے بہتر ہے ۱۴ اور اللہ کا رزق سب سے اچھا ۱۵

سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | آیاتها ۱۱ رکوعها ۲

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ۱ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں ۲ کہ حضور بیشک یقیناً

وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ

اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو ۳ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور



ایک اذان ہوتی تھی بوقت خطبہ عہد صدیقی و فاروقی میں یہ ہی رہی' زمانہ عثمانی میں ایک اور اذان بڑھائی گئی یعنی اذان اول' صحیح یہ ہے کہ اس پہلی اذان سے تجارت وغیرہ حرام اور تیاری جمعہ واجب ہو جاتی ہے ۳۔ جمعہ کے دن کا نام عربی میں عروبہ تھا کعب ابن لوی نے اس کا نام جمعہ رکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارہویں ربیع الاول دو شنبہ کے دن مدینہ منورہ پہنچے مکہ ہجرت کر کے' جمعرات تک قبا میں قیام فرمایا' جمعہ کے دن شہر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے' راستہ میں بنی سالم ابن عوف کی بطن وادی میں نماز جمعہ کا وقت ہو گیا' وہاں ہی نماز جمعہ ادا فرمائی' یہ پہلی نماز جمعہ ادا ہوئی وہاں اب مسجد ہے ۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے مسجد میں آ جانا چاہیے' اور خطبہ سننا چاہیے کیونکہ رب نے اذان کے ساتھ نماز کا ذکر فرمایا۔ اور سعی کے لئے ذکر اللہ یعنی خطبہ کا ذکر فرمایا۔ خطبہ نہ سننا سخت محرومی ہے۔ ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے لئے شہر شرط ہے ۶۔ بہتری سے مراد لغوی بہتری ہے یعنی دنیاوی کاروبار سے نماز جمعہ اور خطبہ وغیرہ بہتر ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ حاضری واجب نہ ہو' صرف مستحب ہو ۷۔ معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز پڑھ چکنے کے بعد ظہر نہ پڑھے کیونکہ رب نے بعد نماز جمعہ پھیل جانے کا حکم دیا' جس پر نماز جمعہ فرض ہے اس پر ظہر فرض نہیں ورنہ چھ نمازیں فرض ہوں گی' بعض لوگ بعد نماز جمعہ ظہر احتیاطی پڑھتے ہیں نفل سمجھ کر' نفل کی طرح ادا کرتے ہیں اس میں حرج نہیں ۸۔ یعنی بعد نماز جمعہ تمہیں دنیاوی کاروبار کی اجازت ہے۔ یہ امر اباحت کے لئے ہے وجوب کے لئے نہیں' خیال رہے کہ جمعہ کی نماز مرد' آزاد' بالغ' عاقل تندرست شہری پر فرض ہے' اندھے' لنگڑے' دیہاتی' غلام' عورت' بچہ' دیوانہ' مسافر پر فرض نہیں ۹۔ یعنی نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں رب کو یاد کیا کرو۔ ذکر اللہ تمہارا مشغلہ ہونا چاہیے ۱۰۔ (شان نزول) ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ تجارتی قافلہ مدینہ پہنچا' دستور کے مطابق طبل سے اس کی آمد کا اعلان کیا گیا۔ تنگی و گرانی کا زمانہ تھا' حاضرین مسجد نے خیال کیا کہ اگر ہم دیر میں پہنچے تو سب مال فروخت ہو جائے گا ہم کو نہ مل سکے گا' اس خیال سے سب لوگ اٹھ گئے صرف بارہ آدمی رہ گئے' اس وقت یہ آیت اتری ۱۱۔ معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ بلکہ ہر خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا سنت ہے' خطبہ جمعہ کے درمیان بیٹھنا بھی سنت ہے ۱۲۔ یعنی نماز کا ثواب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی سعادت وغیرہ ۱۳۔ خیال رہے کہ جو چیز رب کے ذکر سے غافل کرے وہ لہو ہے یہاں اس طبل کو لہو فرمایا گیا جو آمد قافلہ کی اطلاع کے لئے بجایا گیا تھا ۱۴۔ یہاں رزق حاصل ہونے کے اسباب کو رازق فرمایا گیا اس لئے رازقین بصیغہ جمع ارشاد ہوا' لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں۔ ۱۵۔ معلوم ہوا کہ نفاق سے حضور کی بارگاہ میں آنا گناہ ہے کہ رب تعالیٰ نے منافقوں کی یہ حاضری ان

(بقیہ صفحہ ۸۸۴) کے عیوب میں شمار فرمائی جیسے کفار کا حضور کے چہرۂ انور کو دیکھنا گناہ ہے' ایمان کے ساتھ اس بارگاہ میں حاضری' انہیں دیکھنا بہترین عبادت ہے جو مومن کو صحابی بنا دیتی ہے' عمل ایک ہے مگر نیت کے اختلاف سے احکام مختلف ہیں ۱۶۔ یعنی ہم دل سے مانتے جانتے ہیں ۱۷۔ یعنی جو بات ان کے منہ سے نکلی ہے وہ بالکل درست ہے۔

لَكٰذِبُوْنَ ۞ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

جھوٹے ہیں ل اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا ۲ تو اللہ کی راہ سے

اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ

روکا ۳ بے شک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ۴ یہ اس لئے کہ وہ زبان سے ایمان لائے

كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۞ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ

پھر دل سے کافر ہوئے ۵ تو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے ۶ اور جب تو

تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ

انہیں دیکھے ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو ان کی بات غور سے سنے ۷ گویا

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ

وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ۸ ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں ۹

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۞

وہ دشمن ہیں ۱۰ تو ان سے بچتے رہو ۱۱ اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ۱۲



وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر

رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۞

گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ۱۳

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ

ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو ۱۴ اللہ

يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞

انہیں ہرگز نہ بخشے گا ۱۵ بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا ۱۶

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ

وہی ہیں جو کہتے ہیں ۱۷ کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول کے پاس



ا۔ یعنی وہ خود اپنے کو اس قول میں جھوٹا سمجھتے ہیں' یا ان کا اپنے اس قول کو گواہی بتانا جھوٹ ہے' گواہی وہ ہے جو دل سے دی جائے یہ لوگ صرف زبان سے کہہ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ بارگاہ نبوی ایسی نازک ہے کہ کبھی انسان بات سچی کہتا ہے مگر جھوٹا ہوتا ہے' وہاں صرف زبان نہیں دیکھی جاتی۔ دل کی گہرائیوں پر نظر ہے' وہاں زبان سے شیخی مارنے کی ضرورت ہی نہیں' رب فرماتا ہے۔ لَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۲۔ معلوم ہوا کہ زیادہ قسمیں کھا کر اپنے مومن ہونے کا ثبوت دینا منافقوں کا کام ہے مومن کو اس کی ضرورت نہیں' اسے لوگ بغیر قسم کے ہی مسلمان جانتے مانتے ہیں۔ آج بھی بعض لوگ منبروں پر کھڑے ہو کر قرآن اٹھاتے ہیں کہ ہم وہابی نہیں پختہ سنی ہیں' اس کی اصل یہ ہی منافقوں کا عمل ہے ۳۔ یعنی یہ منافق زبان سے تو یوں کہتے ہیں مگر ان کا عمل یہ ہے کہ لوگوں کو ایمان لانے یا ایمان پر قائم رہنے سے روکتے ہیں ان کے دل میں طرح طرح کے شبہات ڈالتے ہیں ۴۔ یعنی ان منافقوں کا نفاق سے آپ کی بارگاہ میں آنا' دھوکہ دینے کو ایمان ظاہر کرنا' لوگوں کو ایمان سے روکنا سب ہی برا ہے ۵۔ اور ان کے دل کا کفر لوگوں پر ظاہر ہو گیا' یہاں ظہور کفر مراد ہے ورنہ منافق کلمہ پڑھتے وقت بھی دل میں کافر تھے' لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں۔ ۶۔ یعنی منافقوں کو ان کی حرکتوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے' اب ان کے دلوں میں ایمان کیسے داخل ہو' لہٰذا آیت پر یہ اعتراض نہیں کہ جب ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو وہ بے قصور ہیں ۷۔ یعنی اے مسلمان یہ منافق صورت کے ایسے پاکیزہ اور زبان کے ایسے تیز ہیں' کہ تو انہیں دیکھ کر ان کی باتیں سن کر ان پر فریفتہ ہو جاوے' عبداللہ ابن ابی' اور اس کے ساتھیوں کی ظاہری شکلیں خوب اور زبانیں نہایت تیز تھیں اب بھی دیکھا جا رہا ہے کہ جھوٹے لوگ تیز طرار بہت ہوتے ہیں ۸۔ جیسے لکڑی کی خوبصورت کڑیاں' دیکھنے میں اچھی ہیں مگر بے جان و بے شعور ہیں' ایسے ہی یہ لوگ ظاہری صورت و زبان میں اچھے مگر ایمان سے خالی' اور کڑی کی طرح دوسروں کے سہارے سے قائم ہیں ۹۔ کہ اگر کوئی مسلمان کوئی اعلان کرے تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ شاید ہماری منافقت کا اعلان ہو رہا ہے' شاید ہمارے متعلق کوئی آیت نازل ہو گئی' غرضیکہ ان کے دل دھڑکتے رہتے ہیں مَا لَهُمْ مِّنْ قَرَارٍ ۱۰۔ کہ زبانی دوست ہیں اور دلی دشمن' تمہاری خبریں کفار تک پہنچاتے رہتے ہیں' یہ لوگ کفار کے جاسوس' دین و قوم کے غدار ہیں ۱۱۔ اور ان کی چرب زبانی' کلمہ گوئی' قرآن خوانی سے دھوکا نہ کھاؤ۔ ہر چمک دار چیز سونا نہیں' آج کل ہر بے دین قرآن لئے پھر رہا ہے ۱۲۔ عرب شریف میں یہ کلمہ اظہار غضب کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس کا مقصد بددعا نہیں اللہ تعالیٰ دعا و بددعا کرنے سے پاک ہے۔ ۱۳۔ (شان نزول) غزوہ مریسیع میں جہجاہ غفاری اور سنان ابن وبر جہنی آپس میں لڑ پڑے' سنان عبداللہ ابن ابی منافق کا حلیف تھا' جہجاہ نے مہاجرین کو اپنی مدد کے لئے پکارا' اور سنان نے انصار کو' ابن ابی منافق نے اس موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین مومنین کی شان میں بہت گستاخانہ

(بقیہ صفحہ ۸۸۵) بکواس کی اور اپنی قوم سے بولا کہ اگر تم لوگ ان مہاجرین کو اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ لوگ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں' اب تم انہیں کچھ نہ دینا اور بولا کہ مدینہ پہنچنے پر ہم عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے' حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ اس کی بکواس سے بیتاب ہو گئے اور فرمایا کہ تو ہی ذلیل ہے۔ حضور کے سر پر تو معراج کا تاج ہے۔ ابن ابی بولا کہ میں تو ہنسی دل لگی کر رہا تھا۔ حضرت زید نے یہ خبر حضور کی خدمت میں پہنچائی' حضور نے ابن ابی کو بلا کر دریافت کیا تو وہ جھوٹی قسم کھا گیا اس کے ساتھی بولے کہ ابن ابی سچا ہے' زید ابن ارقم کو دھوکا ہو گیا ہو گا اس موقعہ پر یہ آیات نازل ہوئیں جن میں ابن ارقم کی تصدیق کی گئی اور ابن ابی کی تکذیب فرمائی گئی ۱۴۔ یہ ارشاد اسی وقت تھا جب منافقوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا ممنوع نہ تھا پھر اس سے منع فرما دیا گیا لہٰذا اب منافقوں کافروں کے لئے مغفرت کی دعا کرنا منع ہے ۱۵۔ یہاں ان کے لئے دعا کرنا نہ کرنا ان پر یکساں ہے کہ انہیں اس سے کچھ نفع نہیں' مگر تمہارے لئے یکساں نہیں تمہیں دعا کرنے کا ثواب ملے گا بعض علماء نے فرمایا کہ مشرک کے لئے دعاء مغفرت کرنا حرام ہے مگر منافق کے لئے نہیں کیونکہ ان پر کچھ اسلامی احکام جاری ہیں۔ خیال رہے کہ حضور کی یہ دعا قبول نہ ہونا حضور کی انتہائی تعظیم ہے مطلب یہ ہے کہ جو مردود اپنے کو آپ سے بے نیاز جانے اور آپ اپنی رحمت سے اس کے لئے دعا کریں ہم نہ بخشیں گے' ہم تو صرف اسے بخشیں گے جو آپ کا نیاز مند ہو' خیال رہے کہ دعا کرانا اور ہے دعا لینا کچھ اور' صحابہ کرام حضور کی دعا لیتے تھے اور منافق کبھی کبھی ریاکاری سے حضور سے دعا کراتے تھے۔ ۱۶۔ یہاں فاسق سے مراد منافق ہے یعنی جس بے ادب کے دل میں آپ کا ادب و احترام نہ ہو اسے کبھی ہدایت نصیب نہ ہو گی ۱۷۔ یعنی اے محبوب میں انہیں بخشوں کیسے' یہ تو آپ کے صحابہ کے دشمن ہیں اور لوگوں کو ان کی خدمتیں کرنے سے روکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کا دشمن کبھی نہ بخشا جائے گا' صحابہ کی خدمت ایمان کی سند ہے۔



رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ

ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧ يَقُوْلُوْنَ

زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم

لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ

مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

خبر نہیں اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ



هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ

نقصان میں ہیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل

اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ

اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت

اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠

تک کیوں نہ مہلت دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ

اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١١

کاموں کی خبر ہے۔



ا۔ اور غریبی سے تنگ آ کر حضور سے جدا ہو جاویں' آپ کا ساتھ چھوڑ دیں ۲۔ وہ آپ کے غلاموں کو غنی کر دے گا' رب نے یہ وعدہ ایسا پورا فرمایا کہ سبحان اللہ' صحابہ کرام کو مالا مال کر دیا ۳۔ منافقوں کو ابھی تک صحابہ کرام کی پختگیٔ ایمان کا حال معلوم نہیں کہ وہ کسی طرح بھی حضور کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے اور ان کا رزق بندوں پر نہیں رب پر ہے وہ رب پر متوکل ہیں ۴۔ غزوہ مریسیع سے واپس ہو کر جب مدینہ منورہ پہنچیں گے تو ۵۔ ان بد نصیبوں نے اپنی جماعت کو عزت والا کہا اور مسلمانوں کو ذلیل سمجھا ۶۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے' ایک یہ کہ ہر مومن عزت والا ہے کسی مسلم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا حرام ہے دوسرے یہ کہ مومن کی عزت ایمان و نیک اعمال سے ہے' روپیہ پیسہ سے نہیں۔ تیسرے یہ کہ مومن کی عزت دائمی ہے فانی نہیں اس لئے مومن کی نعش اور قبر کی بھی عزت ہے' چوتھے یہ کہ جو مومن کو ذلیل سمجھے وہ اللہ کے نزدیک ذلیل ہے' غریب مسکین مومن عزت والا ہے مالدار کافر کتے سے بدتر ہے ۷۔ چنانچہ اس واقعہ کے چند روز بعد ابن ابی منافق نہایت ذلت سے مرگیا اور آج تک اس پر لعنت ہو رہی ہے' ان کے دروازے کا نکالا ہوا مرے بعد بھی چین نہیں پاتا ۸۔ شریعت میں ذکر فرض سے مراد نماز پنج گانہ ہے اور طریقت میں مطلقاً ذکر جیسے نماز پنج گانہ' تلاوت' قرآن شریف' درود شریف وغیرہ' یعنی بال بچوں میں مشغول ہو کر ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو جاؤ معلوم ہوا کہ نہ تو بال بچوں کو چھوڑو نہ اللہ کا ذکر' دست بکار' دل بیار رہے

(بقیہ صفحہ ۸۸۶) ۹۔ کہ فانی دنیا میں مشغول رہ کر آخرت کی نعمتوں سے محروم ہو گئے' اس میں خطاب غافل مسلمانوں سے ہے اس لئے الذین اٰمنوا فرمایا گیا' صوفیاء فرماتے ہیں کہ اپنی زبان ہروقت اللہ کے ذکر میں تر رکھو' جب بھی جان نکلے تو اللہ کے ذکر پر نکلے' تر لکڑی کو آگ نہیں جلاتی' تر زبان کو دوزخ کی آگ نہ جلائے گی ۱۰۔ یعنی اپنے مال سے زکوٰۃ اور تمام واجب صدقات نکالو' صوفیاء کے نزدیک اللہ کی ہردی ہوئی چیز میں سے اللہ کے لئے خرچ کرنا چاہیے کچھ سانس اللہ کے لئے نکلیں کچھ قدم اللہ کے لئے چلیں کچھ نظریں اللہ کے لئے پڑیں' کچھ باتیں اللہ کے لئے بولی جاویں' غرضیکہ مَا رَزَقْنٰكُمْ عام ہے ۱۱۔ اس طرح کہ علامات موت نمودار ہو جاویں' زبان بند ہو جاوے کچھ کہہ نہ سکے' لہٰذا آیت بالکل واضح ہے' اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ ۱۲۔ یعنی اپنے دل میں کہے اور سوچے کہ کچھ زبان یاری دیتی تو صدقہ خیرات کے لئے وصیت کر دیتا۔ کہنے سے مراد دل میں حسرت و یاس سے کہنا ہے ۱۳۔ خیال رہے کہ نیکی کی یہ آرزو کرنا ثواب نہیں' یہ بچی تمنا نہیں' بلکہ جھوٹی ہوس ہے' لہٰذا حدیث و قرآن میں تعارض نہیں' حدیث شریف میں ہے کہ تندرستی میں صدقہ و خیرات کا ثواب موت کے وقت کے صدقہ سے دوگنا ہے ۱۴۔ یہاں وعدے سے وہ وعدہ مراد ہے جس کا فیصلہ ہو چکا' جسے قضاء مبرم کہتے ہیں' جن کے متعلق رب فرماتا ہے۔ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ لیکن قضا معلق میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے' آئی ہوئی موت ٹل جاتی ہے' عمریں بڑھ جاتی ہیں' اس کے لئے رب فرماتا ہے۔ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ شیطان نے عرض کیا تھا اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ رب نے فرمایا تھا فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ہر آیت برحق ہے۔

قد سمع اللہ ۲۸ — ۸۸۷ — التغابن ۶۴

آیاتہا ۱۸ — سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِیَّةٌ ۶۴ ۱۰۸ — رکوعاتہا ۲

سورت التغابن مدنی ہے اس میں ۲ رکوع ۱۸ آیات ۲۴۱ کلمے اور ۱۰۷۰ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اسی کا ملک ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیْ

اور اسی کی تعریف [۱] اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی ہے جس نے

خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا

تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر [۲] اور تم میں کوئی مسلمان [۳] اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

کام دیکھ رہا ہے اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے [۴]



وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ یَعْلَمُ

اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی [۵] اور اسی کی طرف پھرنا ہے [۶] جانتا ہے

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے [۷] اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر

تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ یَاْتِكُمْ

کرتے ہو [۸] اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے [۹] کیا تمہیں اس کی

نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ

خبر نہ آئی [۱۰] جنہوں نے تم سے پہلے کفر کیا [۱۱] اور اپنے کام کا وبال چکھا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے [۱۲] یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے

منزل ۷

۱۔ یعنی نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے نہ حمد میں۔ مخلوق میں سے جسے وہ چاہے بادشاہ بنا دے اور جسے چاہا محمود و محمد بنا دیا (صلی اللہ علیہ وسلم) ۲۔ یعنی دنیا میں آ کر بعض کافر ہو گئے اور بعض مومن رہے یا اللہ کے علم میں تھا کہ بعض کافر ہوں گے بعض مومن' ورنہ ہر بچہ ایمان پر پیدا ہوتا ہے جو اسے میثاق کے دن حاصل تھا۔ قَالُوْا بَلٰى میں سب نے اطاعت کا عہد کیا تھا۔ رب فرماتا ہے۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لہٰذا آیات میں تعارض نہیں ۳۔ حدیث شریف میں ہے کہ کاتب تقدیر فرشتہ بچہ کی نیک بختی و بدبختی اس وقت لکھ دیتا ہے جب کہ وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ فرشتہ تمام کے انجام سے خبردار ہے کہ کون مومن مرے گا۔ کون کافر ۴۔ جن میں دینی و دنیاوی ہزارہا مصلحتیں ہیں' حق سے مراد مصلحتیں ہیں ۵۔ یعنی تمام مخلوق میں انسان کو اچھی شکل بخشی' چاہیے کہ انسان اپنی سیرت بھی اچھی رکھے' اس سے معلوم ہوا کہ انسانی صورت بگاڑنا حرام ہے' لہٰذا ناک کان کاٹنا چہرے پر راکھ وغیرہ مل کر صورت بگاڑنا' مردوں کو عورت کی شکل یا عورتوں کو مردوں کی شکل بنانا حرام ہے' رب نے جو صورت بخشی وہ ہی اچھی ہے' بلکہ کافر کا قتل کے بعد بھی مثلہ نہ کیا جاوے' یعنی ناک کان نہ کاٹے جاویں ۶۔ آخر کار سب کو رب تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے' لیکن کوئی خوشی سے جاتا ہے کوئی ناخوشی سے بہتر یہ ہے کہ انسان خوش خوش جائے ۷۔ یعنی رب تعالیٰ تمہاری نیتوں' دلی ارادوں کو بھی جانتا ہے اور اعمال کو بھی۔ یا تمہارے ظاہری و پوشیدہ کاموں سے خبردار ہے ۸۔ یعنی جو چیزیں صرف خیال میں رہیں کبھی ان کا ظہور نہ ہوا۔ اس کی بھی خبر رکھتا ہے' خیال رہے کہ اختیاری برے ارادوں پر آخرت میں پکڑ ہو گی نہ کہ بے اختیاری برے خیالات پر ۹۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحیح تاریخ کا پڑھنا ضروری ہے کہ اس کے ذریعہ رب سے

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا

رسول روشن دلیلیں لاتے ۱؎ تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے ۲؎

وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ

اور پھر گئے ۳؎ اور اللہ نے بے نیازی کو کام فرمایا ۴؎ اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ

سراہا۔ کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے ۵؎ تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک تمہیں جتا دیئے جائیں گے اور یہ اللہ کو آسان

يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَا ؕ

ہے ۶؎ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ۷؎ جو ہم نے اتارا ۸؎

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ

اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب



الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ

جمع ہونے کے دن ۹؎ وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا ۱۰؎ اور جو اللہ پر ایمان لائے

يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

اور اچھا کام کرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا ۱۱؎ اور اسے باغوں میں لے جائے گا

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ

جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں ۱۲؎ یہی بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ

کامیابی ہے ۱۳؎ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں ۱۴؎ وہ آگ

اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۰ مَاۤ

والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں ۱۵؎ اور کیا ہی برا انجام۔ کوئی



(بقیہ صفحہ ۸۸۷) خوف و امید حاصل ہوتی ہے ۱۰۔ جیسے قوم عاد و ثمود و قوم لوط وغیرہ ان کے حالات سے عبرت پکڑو ۱۱۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے' ایک یہ کہ کفار پر دنیا میں عذاب آنا آخرت کے عذاب کو کم نہ کرے گا' دوسرے یہ کہ کفار کا دنیاوی عذاب آخرت کے مقابلہ میں بہت تھوڑا ہے۔ اسی لئے اسے چکھنا فرمایا گیا۔

۱۔ ایسے معجزات جن سے ان کی حقانیت روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی۔ معلوم ہوا کہ ہر نبی کو معجزے ضرور دیئے گئے' کسی کو ایک کسی کو زیادہ' ہمارے حضور کو سب سے زیادہ معجزے عطا ہوئے ۲۔ معلوم ہوا کہ دعویٰ برابری کرنے کے لئے نبی کو بشر کہنا کفر ہے' جیسے اللہ کو چراغ کہنا اور یہ آیت پڑھنا مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ نیز عام محاورہ میں انہیں بشر کہہ کر پکارنا حرام ہے اور طریقہ کفار ہے' رب فرماتا ہے۔ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۳۔ ایمان لانے سے نہ کہ ایمان سے' کیونکہ وہ لوگ پہلے ہی سے ایمان نہ لائے تھے ۴۔ اس طرح کہ ان کے کافر رہنے کی نہ رب تعالیٰ نے پرواہ کی نہ نبی نے' رب نے نہایت بے پروائی سے ہلاک فرما دیا ۵۔ قیامت میں سزا و جزا کے لئے' خیال رہے کہ قیامت کا انکار تمام کفر و گناہوں کی اصل ہے جب حساب کا خوف نہیں تو جو چاہے کرے ۶۔ چنانچہ ایک آن میں تمام مخلوق کو زندہ فرما دے گا' اور چند ساعتوں میں سب کا مکمل حساب و کتاب لے لے گا۔ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۷۔ اس ترتیب ذکری سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ قرآن سے پہلے حضور پر ایمان ہو گا۔ اس ہی لئے مسلمان کرتے وقت کلمہ پڑھاتے ہیں' قرآن نہیں پڑھاتے' چیزوں کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے قرآن نور ہے مگر قرآن کے لئے حضور نور ہیں رب فرماتا ہے۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ شرعی احکام قرآن سے معلوم ہوتے ہیں۔ اور قرآن حضور کی تعلیم سے ظاہر ہوتا ہے۔ ۸۔ شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان اول پر' پھر حضور پر تیئس سال میں آہستہ آہستہ نازل فرمایا۔ لہٰذا اَنْزَلْنَا فرمانے اور نَزَّلْنَا فرمانے میں تعارض نہیں ۹۔ وہ قیامت کا دن ہے جس دن پہلے تو سب جمع ہوں گے پھر مومن و کافر علیحدہ علیحدہ کر دیئے جائیں گے' اس لئے اسے حشر بھی کہتے ہیں اور یوم الفصل بھی ۱۰۔ اس طرح کہ کفار کی محرومی مسلمانوں کی کامیابی پورے طور پر ظاہر ہو گی' کفار اپنی ہار کا اقرار کریں گے ۱۱۔ یا تو اس طرح کہ اس کو دنیا میں گناہ سے بچنے کی توفیق دے گا' یا اس طرح کہ آخرت میں اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔ معلوم ہوا کہ نیکیوں کی برکت سے بری خصلتیں بھی جاتی رہتی ہیں اور گزشتہ گناہوں کی معافی بھی ہو جاتی ہے ۱۲۔ اس طرح کہ جنتی نہ مرے نہ وہاں سے جیتے جی نکالا جاوے ۱۳۔ لہٰذا چاہیے کہ اس بڑی کامیابی کے حاصل کرنے کے لئے بڑے اچھے کام کریں' یعنی ایمان لائیں حضور کی فرمانبرداری کریں ۱۴۔ درحقیقت یہ پہلے جملہ کی تفسیر ہے کیونکہ آیات الٰہی کا جھٹلانا ہی کفر ہے' رب کا انکار یا رسول اللہ کا یا قیامت کا' یا فرشتوں کا انکار' رب کی آیات کا انکار ہے۔ جو کفر ہے۔ خیال رہے کہ ایک رسول کا انکار اللہ تعالیٰ اور اس کی تمام آیتوں کا انکار ہے ۱۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں ہمیشہ رہنا اور سخت عذاب ہونا صرف کفار کے لئے ہے' گنہگار مومن خواہ کیسا ہی گنہگار ہو انشاء اللہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا' نیز رب تعالیٰ اسے رسوا نہ کرے گا۔ اپنے حبیب کے نام کی لاج کے لئے اس کے عیب چھپائے گا۔

ا۔ خیال رہے کہ بعض مصیبتیں ہمارے گناہوں کی شامت سے آتی ہیں مگر آتی اللہ کے علم سے ہیں' لہٰذا یہ آیت اس آیت کے خلاف نہیں وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ یہ بھی خیال رہے کہ دنیا کی مصیبتیں مومن کے لئے یا گناہ کا کفارہ ہیں' یا بلندیٔ درجات کا سبب. کفار کے لئے عذاب' لہٰذا آیت بالکل صاف ہے ۲۔ اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کے تمام رسولوں اور آیات پر ایمان لائے' ہدایت دینے کے یہ معنی ہیں کہ رب اسے نیک اعمال کی ہدایت دے گا۔ یعنی بغیر ایمان نیک اعمال کی ہدایت نہیں ملتی۔ لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں۔ ۳۔ قرآن کریم پر عمل اللہ کی اطاعت ہے' حدیث شریف پر عمل رسول اللہ کی اطاعت' یا فرائض ادا کرنا



اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ

مصیبت نہیں پہنچتی مگر اللہ کے حکم سے ۱ اور جو اللہ پر ایمان

بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيْعُوا

لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت فرما دے گا ۲ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اللہ کا حکم

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى

مانو اور رسول کا حکم مانو ۳ پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے

رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى

رسول پر صرف صریح پہنچا دینا ہے ۴ اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور

اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

اللہ ہی پر ایمان والے بھروسا کریں ۵ اے ایمان والو ۶

اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ

تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں ۷ تو ان سے احتیاط رکھو ۸



وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ

مہربان ہے ۹ تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں ۱۰ اور اللہ کے پاس بڑا

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا

ثواب ہے ۱۱ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے ۱۲ اور فرمان سنو

وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ

اور حکم مانو ۱۳ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو ۱۴ اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کے لالچ

نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ

سے بچایا گیا ۱۵ تو وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو اچھا



اللہ کی اطاعت' سنت پر عمل حضور کی اطاعت' اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور کی اطاعت اللہ کی اطاعت کی طرح ضروری ہے' کیونکہ دونوں اطاعتوں کو ایک ہی طریقہ سے فرمایا درمیان میں واؤ ارشاد ہوا نہ کہ ف ۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی مخالفت سے رسول کا کچھ نہیں بگڑتا۔ ان کے ذمہ صرف تبلیغ ہے جو وہ کر دیتے ہیں اور رب جانتا ہے کہ انہوں نے تبلیغ کر دی ۵۔ اس طرح کہ اگرچہ اسباب پر عمل کریں مگر اعتماد اور بھروسہ صرف رب تعالیٰ پر کریں۔ لہٰذا بیماری میں علاج کرنا' مصیبت میں حکام ظاہری یا حکام باطنی اولیاء اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا توکل کے خلاف نہیں ۶۔ (شان نزول) بعض مسلمانوں نے مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو ان کے بیوی بچوں نے انہیں روکا' اور کہا کہ ہم تمہاری جدائی پر صبر نہ کر سکیں گے وہ ہجرت سے باز رہے پھر کچھ عرصہ کے بعد ہجرت کر کے آئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کے مہاجر صحابہ حضور کی صحبت شریف میں رہ کر علم و فضل میں بہت دور پہنچ چکے ہیں' انہیں اس پر افسوس ہوا اور چاہا کہ اپنے ان بیوی بچوں سے قطع تعلق کر لیں' جنہوں نے انہیں ہجرت سے روکا تھا' اس پر یہ آیت کریمہ اتری' جس میں آئندہ ایسے بیوی بچوں کی بات ماننے سے منع کیا گیا اور ترک تعلق سے بھی روکا گیا ۷۔ معلوم ہوا کہ جو بیوی بچے اللہ کی اطاعت' نماز' حج' ہجرت سے روکیں وہ ہمارے دشمن ہیں' ان کی نہ ماننا چاہیے کیونکہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں اتری جن کو ان کے بال بچوں نے ہجرت سے روکا تھا حالانکہ ہجرت ان پر فرض تھی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارا وہ قرابت دار جو اللہ و رسول سے روکے وہ دشمن ہے اور وہ اجنبی اور غیر جو ہم کو اللہ و رسول تک پہنچائے وہ ہمارا عزیز ہے۔ شعر:۔

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد
فدائے یک تن بیگانہ کاشنا باشد

۸۔ کہ ان کے کہنے میں آ کر نیکی سے باز نہ رہو۔ معلوم ہوا کہ اللہ و رسول کے مقابل کسی کی اطاعت نہیں ۹۔ یعنی گزشتہ پر انہیں سزا نہ دو' ان سے تعلق ترک نہ کرو ان کا خرچ بند نہ کرو۔ معلوم ہوا کہ بیوی بچوں کے قصور معاف کرنا رب تعالیٰ کو محبوب ہے جو مخلوق پر رحم کرے گا خالق اس پر رحم فرمائے گا۔ ۱۰۔ کہ کبھی ان کی وجہ سے انسان نیکی سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہ بھی رب تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے ۱۱۔ یعنی بال بچے پالنے پر اور ان کی رکاوٹوں کے باوجود رب کی یاد کرنے پر تمہیں بڑا ثواب ملے گا' معلوم ہوا کہ فرشتوں کی عبادت سے انسانوں کی عبادت افضل ہے۔ کیونکہ فرشتوں کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں' اسی لئے فرشتے جنت کے حقدار نہیں ۱۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص پر بقدر طاقت تقویٰ و پرہیزگاری لازم ہے' رب فرماتا ہے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا رہی وہ آیت اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وہ یا تو اس آیت سے منسوخ ہے یا یہ آیت اس کی تفسیر ۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا' اس کے رسول کا' اور رسول کے تابعین علماء و سلاطین

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ

قرض دو گے وہ تمہارے لئے اس کے دونے کر دے گا اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ قدر فرمانے

حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

والا علم والا ہے' ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا

ع ۲ / ۱۷

اٰیاتها ۱۲ | ۶۵ سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ ۹۹ | رُکوعاتها ۲

سورت الطلاق مدنی ہے اس میں ۲ رکوع ۱۲ آیات ۲۴۹ کلمے اور ۱۰۶۰ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے نبی ۳ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو ۴ اور

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ

اور عدت کا شمار رکھو ۵ اور اپنے رب اللہ سے ڈرو ۶ عدت میں انہیں انکے گھروں



بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ

سے نہ نکالو ۷ اور نہ وہ آپ نکلیں ۸ مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات

مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ

لائیں ۹ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ۱۰ اور جو اللہ کی حدوں سے

اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ

آگے بڑھا بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد

بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿۱﴾ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

کوئی نیا حکم بھیجے ۱۱ تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ

ساتھ روک لو ۱۲ یا بھلائی کے ساتھ جدا کر دو ۱۳ اور اپنے میں دو ثقہ کو



(بقیہ صفحہ ۸۸۹) اسلام کا ۱۴۔ زکوٰۃ' صدقات' بلکہ بال بچوں پر اس نیت سے خرچ کرنا کہ حضور کا حکم ہے' سب اللہ کی راہ میں خرچ ہے ۱۵۔ اس طرح کہ اس نے بخل کی وجہ سے صدقات و خیرات بند نہ کئے۔

۱۔ خوش دلی سے خیرات کرنا قرض حسنہ کہلاتا ہے' چونکہ اس کی جزاء ضرور ملے گی' لہٰذا یہ گویا قرض ہے اور چونکہ جزاء خرچ سے کہیں زیادہ ملے گی' لہٰذا یہ حسن ہے۔ کبھی اس قرض کو بھی حسنہ کہہ دیتے ہیں جس کو معاف کر دیا جائے' اس سے معلوم ہوا کہ عبد اور مولیٰ میں سود نہیں ہوتا' کیونکہ رب نے قرض فرما کر زیادتی کا وعدہ فرمایا کہ وہ حقیقت میں قرض ہی نہیں۔ سب کچھ مولیٰ کا ہے ۲۔ وہ رب نہ تو تمہاری خیرات سے بے خبر ہے' نہ تمہارے اخلاص سے غافل' نہ اس کے خزانوں میں کچھ کمی' پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ خیرات کا بدلہ نہ ملے یا کم ملے۔ ۳۔ اپنی امت سے فرما دیجئے' اس لئے طلقتم صیغہ جمع ارشاد ہوا' ۴۔ (شان نزول) سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ رجوع کر لو' پھر اگر طلاق دینا ہی چاہو تو طہر میں دینا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خزائن العرفان) ۵۔ معلوم ہوا کہ مرد کو عدت کی شمار رکھنا چاہیے کیونکہ عورتیں حساب میں کچی ہوتی ہیں' خیال رہے کہ اگر عدت حیض سے ہو' اور عورت دعویٰ کرے کہ میری عدت گزر چکی خاوند انکار کرے تو عورت کی بات مانی جائے گی' بشرطیکہ وہ مدت عدت کے قابل ہو۔ ۶۔ خواہ مخواہ عورتوں کو عدت دراز کر کے تنگ نہ کرو' عدت دراز کرنے کی بہت صورتیں ہیں جو فقہ میں مذکور ہیں ۷۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیوی اہل بیت ہوتی ہے اور سکونت کا گھر اس کی طرف منسوب ہوتا ہے اگرچہ گھر کا مالک مرد ہے رب فرماتا ہے۔ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ یہ بھی معلوم ہوا کہ عدت کے زمانہ میں مطلقہ عورت کو گھر سے نہ نکالا جاوے' اسے گھر میں رکھے' کھانے پینے کا خرچ دے اور عورت عدت میں دن رات میں کسی وقت گھر سے باہر نہ نکلے ۸۔ زمانہ عدت میں گھر سے باہر نہ دن میں نہ رات میں' یہ عدت طلاق کا حکم ہے' وفات کی عدت میں عورت دن میں نکل سکتی ہے' کمائی وغیرہ کے لئے ۹۔ اس طرح کہ چوری یا زنا کریں تو شرعی سزا کے لئے انہیں نکالا جائے گا ایسے ہی اگر عورت بدزبان ہو کہ خاوند پر زبان درازی کرتی ہو تو خاوند نکال سکتا ہے وہ ناشزہ کے حکم میں ہے ایسے ہی اگر مکان تنگ ہو خاوند فاسق ہو' طلاق بائنہ ہو چکی ہو' تو عورت نکل سکتی ہے (دیکھو کتب فقہ اور تفسیر خزائن العرفان) ۱۰۔ جو اس نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائیں جن کے اندر رہنا بندوں پر لازم ہے ۱۱۔ یعنی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد خاوند کے دل میں عورت کی طرف میلان پیدا فرما دے اور وہ رجوع کرے' لہٰذا ایک دم تین طلاقیں نہ دے دو تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے ۱۲۔ اس طرح کہ ان سے رجوع کر لو' یہ حکم اس طلاق میں ہے جو مغلظہ نہ ہو۔ طلاق مغلظہ کے بارے میں رب فرماتا ہے کہ لَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ غرضیکہ تین طلاقوں سے کم میں خاوند کو حق ہے کہ عدت کے اندر رجوع کرے' اگر تین طلاق دے دی ہوں تو رجوع نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی طلاق بائن میں رجوع کا حق نہیں دوبارہ نکاح کی ضرورت ہے ۱۳۔ اس طرح کہ رجوع نہ کرو' عدت گزر جانے دو یا بتایا طلاق بھی دے دو معلوم ہوا کہ طلاقیں علیحدہ علیحدہ دینی چاہئیں' ایک دم تین طلاقیں دے دینا مکروہ ہے لیکن اگر دے دیں تو واقع ہو جائیں گی۔

عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ
گواہ کرلو اور اللہ کے لئے گواہی قائم کرو اس سے نصیحت فرمائی جاتی
بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ وَمَنْ
ہے اسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو
يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا
لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ
جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک
اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝
اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بے شک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے
وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ
اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ
ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ
شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا
وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ
اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ
اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا یہ اللہ کا
اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اتارا اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے
وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ
گا اور اسے بڑا ثواب دے گا عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو





۱۔ طلاق دینے پر اور رجوع کرنے پر یہ حکم ہے ورنہ بغیر گواہ بھی طلاق اور رجوع درست ہے اس سے معلوم ہوا کہ گواہ مسلمان متقی چاہئیں' کافر و فاسق کی گواہی قبول نہیں جیسا کہ مِنکم اور ذوی عَدل سے معلوم ہوا اور کم سے کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں ۲۔ یعنی گواہی میں کسی کی رو رعایت نہ کرو' محض رضاالٰہی کے لئے گواہ بنو اور گواہی دو' اس سے معلوم ہوا کہ محض گواہی دینے پر اجرت لینا جائز نہیں' سورۂ بقر کے آخر میں اس کی بحث گزر چکی۔ ۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام کفار پر جاری نہیں وہ صرف عقاید کے مکلف ہیں ۴۔ اس طرح کہ طلاق سنی دے یعنی ہر طہر میں ایک طلاق اور طلاق کی عدت میں عورت کو گھر سے نہ نکالے اور عدت بڑھانے کی کوشش نہ کرے اور طلاق یا رجوع پر شرعی گواہ بنائے غرضیکہ طلاق میں شریعت کی حدود کا خیال رکھے ۵۔ اس طرح کہ اگر طلاق کے بعد پچھتائے تو رجوع کا موقع ہو گا یا اس مرد کو اچھی بیوی اور اس عورت کو اچھا خاوند عطا فرمائے گا یا دین و دنیا کے غموں سے آزاد فرما دے گا یا زندگی' موت' قیامت کی تنگی سے بچائے گا ۶۔ (شان نزول) حضرت عوف ابن مالک کے فرزند سالم ابن عوف کو مشرکین قید کر کے لے گئے' حضرت عوف نے بارگاہ نبوی میں اپنے فقر و فاقہ اور بیٹے کی گرفتاری کی شکایت کی حضور نے فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو اور ولاحول شریف کثرت سے پڑھو انہوں نے ایسا ہی کیا چند روز بعد ہی بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا' دروازہ کھولا تو دیکھا بیٹا آگیا اور سو اونٹ ہمراہ لایا' کفار غافل ہو گئے تھے یہ ان کا اتنا عظیم مال بھی ساتھ لیتا آیا (روح) خزائن العرفان نے فرمایا کہ چار ہزار بکریاں لایا تھا' حضرت عوف نے حضور سے دریافت کیا کہ کیا یہ مال مجھے حلال ہے فرمایا ہاں کفار حربی کا مال ہے اس پر یہ آیت کریمہ اتری' معلوم ہوا کہ تقویٰ سے غموں سے نجات اور غیبی روزی اور روزی میں برکت ملتی ہے اس آیت کے ورد و عمل سے دست غیب نصیب ہوتا ہے ۷۔ دنیا میں بھی آخرت میں بھی اور جسے اللہ کافی ہو اسے دوسرے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں ہوتی' بلکہ دوسرے اس کے دروازے پر آتے ہیں۔ ۸۔ لہٰذا تم توکل کرو یا نہ کرو' ملے گا وہ ہی جو مقدر ہے' تو توکل چھوڑ کر ثواب سے محروم کیوں ہوتے ہو ۹۔ (شان نزول) اس میں کہ ان کی عدت کیا ہے' صحابہ کرام نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو معلوم ہو گئی' جنہیں حیض نہ آتا ہو ان کی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۱۰۔ بچپن کی وجہ سے ان کی عدت بھی تین مہینے ہیں ۱۱۔ خواہ انہیں طلاق ہوئی ہو یا ان کا خاوند فوت ہوا ہو' ان کی عدت وضع حمل ہے ۱۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر حاملہ مطلقہ کا بچہ ساقط ہو جائے جبکہ اس کے اعضا نہ بنے ہوں تو اس کی عدت پوری نہ ہو گی کیونکہ یہ حمل جننا نہیں بلکہ گرنا ہے اس لئے ایسے اسقاط کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس نہیں کہلاتا اور اگر عورت کے سانپ یا کوئی اور جانور پیدا ہو' تو بھی عدت پوری نہ ہو گی' کہ نہ یہ اس کا بچہ ہے نہ اسے جننا کہا جاوے گا۔ بلکہ یہ فاسد غذا ہے جیسے کبھی پاخانہ سے سانپ کی طرح کیڑے خارج ہوتے ہیں' اس لئے اس پر نماز جنازہ نہیں ہوتی' اور اس کے بعد کا خون نفاس نہیں کہلاتا' ہاں جس بچہ کے اعضا پورے بن چکے ہوں' جان نہ پڑی ہو تو اس سے عدت پوری ہو جائے گی' کہ یہ وضع حمل ہے' مزید تحقیق کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ کریں ۱۳۔ اس طرح کہ آئندہ گناہوں سے بچنے اور نیکی کی توفیق دے گا۔ ۱۴۔ یعنی طلاق و عدت کے مذکورہ احکام براہ راست رب نے دیئے' ان پر مضبوطی سے عمل کرو ۱۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ دینی دنیوی نعمتیں ملنے کا سبب ہے اس سے آفتیں دور

(بقیہ صفحہ ۸۹۱) ہوتی ہیں دنیا میں رحمتیں آتی ہیں' اور آخرت میں رب کرم فرماتا ہے مگر خیال رہے کہ تقویٰ میں شرط یہ ہے کہ دنیا حاصل کرنے کے لئے نہ کیا جاوے۔ صرف اللہ رسول کی رضا کے لئے ہو۔

ا۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ زمانہ عدت میں عورت کو خاوند خرچہ' اور مکان دے گا' دوسرے یہ کہ مکان اپنی حیثیت کے لائق دے گا لیکن اگر خود اپنے مکان میں رکھے تو طلاق مغلظہ میں عورت اس سے پردہ کرے۔ لہٰذا جہاں رہتے ہو کا مطلب یہ نہیں کہ بغیر پردہ خلط ملط ہو کر اس کے ساتھ رہو' طلاق رجعی



مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ

اپنی طاقت بھر۱ اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۲

وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ

اور اگر حمل والیاں ہوں تو انہیں نان ونفقہ دو یہاں تک کہ ان کے بچہ

حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا

پیدا ہو۳ پھر اگر وہ تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں تو انہیں اسکی اجرت دو۴ اور آپس

بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ ﴿۶﴾

میں معقول طور پر مشورہ کرو۵ پھر اگر باہم مضائقہ کرو۶ تو قریب ہے کہ اسے اور دودھ پلانے

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ

والی مل جائے گی۷ مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے۸ اور جس پر اسکا رزق تنگ

فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ



کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا۹ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی

اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿۷﴾ ع وَكَاَيِّنْ مِّنْ

قابل جتنا اسے دیا ہے۱۰ قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۱۱ اور کتنے ہی

قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا

شہر تھے جنہوں نے اپنے رب کے حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی۱۲ تو ہم نے ان سے

شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ

سخت حساب لیا۱۳ اور انہیں بری مار دی تو انہوں نے اپنے کئے کا وبال

اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

چکھا۱۴ اور ان کے کام کا انجام گھاٹا ہوا۱۵ اللہ نے ان کے لئے

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ

سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۱۶ تو اللہ سے ڈرو اے عقل والو وہ جو



ع ۱۷

میں پردہ کی ضرورت نہیں۔ ممکن ہے کہ خاوند رجوع کر لے ۲۔ یعنی عدت میں ان عورتوں کو رہنے سہنے کی تنگی نہ دو جس سے وہ مکان سے نکلنے پر مجبور ہو جاویں مکان کی تنگی یہ ہے کہ انہیں تنگ و تاریک جگہ دے یا یہ کہ ان کے ساتھ کسی سخت مزاج عورت کو رکھے جو اسے پریشان کرے ۳۔ کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو گی' خیال رہے کہ ہر طلاق والی عورت کو خرچہ عدت دینا واجب ہے حاملہ ہو یا نہ ہو یہ ہی امام اعظم کا قول ہے ۴۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ عورت عدت گزرنے کے بعد اپنے بچہ کو دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے' دوسرے یہ کہ اگر ماں بعد عدت بچہ کو دودھ پلانا چاہے تو دوسری عورت کو بچہ نہ دیا جائے تیسرے یہ کہ بچہ باپ کا ہوتا ہے اس کی پرورش دودھ وغیرہ کا خرچہ باپ پر لازم ہے جیسا کہ لکم سے معلوم ہوا خیال رہے کہ جب تک مطلقہ دوسرے سے نکاح نہ کرے تب تک بچہ کی مستحق ہے ۵۔ بچے کے ماں باپ۔ معلوم ہوا کہ بعد طلاق بھی بچہ کی پرورش میں ماں کا مشورہ لیا جاوے کیونکہ اسے بچے سے زیادہ الفت ہے ۶۔ اس طرح کہ ماں دودھ پلانے کی زیادہ اجرت مانگے باپ اس پر راضی نہ ہو ۷۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر دوسری دایہ خرچ کم لیتی ہو' ماں زیادہ تو باپ دوسری دایہ سے دودھ پلوا سکتا ہے ۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ خاوند پر اپنی حیثیت کا خرچہ دینا لازم ہے اگر عورت فقیرہ ہو اور مرد غنی' تو غنی کا سا خرچہ دے' یعنی عدت میں مرد اپنی حالت کے مطابق عورت کو خرچ دے' ۹۔ یعنی غریب آدمی عدت کا خرچ اپنی بساط کے مطابق دے گا' خیال رہے کہ اگر باپ فقیر ہو' تو ماں پر بچہ کا دودھ پلانا واجب ہے ۱۰۔ لہٰذا غریب پر مالداری کا خرچ واجب نہیں فرماتا۔ ۱۱۔ یعنی غریب آدمی رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بقدر طاقت حقوق ادا کرے اللہ تعالیٰ عنقریب اسے غنی فرمادے گا' اگر چاہے ۱۲۔ کہ دنیا میں ان کے کفر و گناہوں کی وجہ سے ان پر عذاب بھیجے اور آخرت میں سخت سزا کا مستحق ٹھہرایا۔ معلوم ہوا کہ غریب متقی بشارت کے مستحق ہیں اور امیر فاسق عذاب کے' خیال رہے کہ یہاں قریہ سے مراد بستی والے ہیں ۱۳۔ معلوم ہوا کہ کفار پر دنیاوی عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلہ میں بہت ہلکے ہیں اس لئے ان کے متعلق چکھنا ارشاد ہوا اور ان عذابوں سے ان کا عذاب آخرت کم نہ ہو گا ۱۴۔ کہ انہیں موت و قبر میں عذاب سخت دیا گیا بفضلہٖ تعالیٰ مومن اس خسارہ سے محفوظ ہے اور رہے گا ۱۵۔ اس سے مراد آخرت کا عذاب ہے جو بعد قیامت ہو گا لہٰذا آیت میں تکرار نہیں

ا۔ ذکر کے معنی نصیحت یاد دلانا۔ یاد کرانا۔ عزت عظمت ہیں' یہاں سارے معنی درست ہیں اور ہر معنی حضور پر صادق آتے ہیں' اس سے معلوم ہوا کہ حضور ذکر اللہ ہیں اور ذکر اللہ سے بے چین دل چین پاتے ہیں' قرآن گواہ ہے لہٰذا حضور دلوں کا چین ہیں۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اس لئے درود شریف اور نعت شریف اختلاج قلب کا بہترین علاج ہیں' جو ہمیشہ درود شریف کی کثرت کرے گا انشاء اللہ اسے یہ بیماری نہ ہو گی حضور اللہ کو یاد دلانے والے ہیں رب فرماتا ہے۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ حضور کا نام شریف ذکر اللہ بھی ہے حضور ہماری عزت ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی' حضور ذکر اللہ' نور اللہ' سب کچھ ہیں حضور کے جسم اطہر کی پیدائش مکہ معظمہ



اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ⑩ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ

ایمان لائے ہو بیشک اللہ نے تمہارے لئے عزت اتاری ہے وہ رسول ۱؎ کہ تم پر اللہ کی روشن

اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

آیتیں پڑھتا ہے ۲؎ تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ

اندھیریوں سے اجالے کی طرف لے جائے ۳؎ اور جو اللہ پر ایمان لائے ۴؎ اور اچھا

صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کام کرے ۵؎ وہ اسے باغوں میں لے جائے گا ۶؎ جن کے نیچے نہریں بہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ⑪ اَللّٰهُ

جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں بے شک اللہ نے اس کے لئے اچھی روزی رکھی ۷؎ اللہ ہے

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ

جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر زمینیں ۸؎



يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

حکم ان کے درمیان اترتا ہے ۹؎ تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ

قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ⑫

کر سکتا ہے ۱۰؎ اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے ۱۱؎

| اٰیاتھا ۱۲ | ۶۶ سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۷ | رکوعاتھا ۲ |
| --- | --- | --- |

سورت التحریم مدنی ہے اس میں ۲ رکوع ۱۲ آیات ۲۴۷ کلمے اور ۱۰۶۰ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو ۱۲؎ وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے



میں ہوئی روح اطہر لامکان سے اتری اس لئے انزل فرمایا ۲۔ یہاں حضور کی تشریف آوری کی دو حکمتیں بیان ہوئیں' قرآنی آیات کی تلاوت لوگوں کو سکھانا اور سب کو گمراہی سے ہدایت کی طرف' غفلت سے بیداری کی طرف' باطل سے حق کی طرف نکالنا' الفاظ قرآن بھی حضور ہی سے ملے اور فیوض قرآن بھی سرکار ہی سے حاصل ہوئے' خیال رہے کہ حضور کے یہ دونوں وصف نہ زمانہ سے مقید ہیں نہ مکان سے ۳۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ کفر اندھیرا ہے اسلام روشنی' دوسرے یہ کہ کفر ہزاروں قسم کا ہے مگر اسلام ایک ہی ہے کیونکہ رب نے کفر کے لئے ظلمات جمع فرمائی اور اسلام کے لئے نور واحد ارشاد فرمایا' تیسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کفر سے ایمان کی طرف' جہل سے علم کی طرف' فسق سے تقویٰ کی طرف نکالتے ہیں' یہاں یخرج کا فاعل رسول ہیں جو قریب ہی مذکور ہوئے ۴۔ اس طرح کہ اللہ کی ذات' صفات اس کے رسولوں' اس کی آسمانی کتابوں وغیرہ تمام عقائد اسلامیہ کو دل سے مانے بغیر نبوت صرف توحید ماننا دوزخ کا راستہ ہے' شیطان مشرک نہیں وہ پکا موحد ہے' مگر دوزخی ہے ۵۔ بقدر طاقت' اخلاص کے ساتھ ۶۔ خیال رہے کہ مومن مرتے وقت اور قبر میں جنت کا مشاہدہ کرتا ہے' مگر جنت میں جسمانی داخلہ بعد قیامت ہی ہو گا' ہاں شہداء کی روحیں فوت ہوتے ہی جنت میں پہنچ جاتی ہیں ۷۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ ایمان عمل سے مقدم ہے' دوسرے یہ کہ نجات کے لئے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے' تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک مومن کو چند جنتیں عطا فرما دے گا' نماز کی علیحدہ' زکوٰۃ کی علیحدہ' اپنی رحمت کی علیحدہ' چوتھے یہ کہ جنت میں ہیشگی ہے۔ نہ وہاں موت نہ وہاں سے نکلنا ۸۔ معلوم ہوا کہ زمینیں سات ہیں یا تو سات ولائتیں ہیں۔ جنہیں ہفت اقلیم کہا جاتا ہے یا سات طبقے' لیکن چونکہ یہ تمام طبقے مٹی کے ہیں اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے' اس لئے قرآن کریم میں ارض کو واحد فرمایا جاتا ہے' آسمان مختلف چیزوں کے ہیں اور ایک دوسرے سے دور' لہٰذا انہیں سماوات جمع فرمایا جاتا ہے ۹۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام آسمان و زمین میں جاری ہیں' ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں اس کا حکم نافذ نہ ہو۔ ۱۰۔ یعنی جو رب تعالیٰ آج آسمان و زمین میں اپنے احکام نافذ فرما رہا ہے وہ کل قیامت میں بھی حساب کتاب لے گا سزا جزا دے گا ۱۱۔ لہٰذا اسے مردوں کا جلانا ساری مخلوق کا حساب لینا کچھ مشکل نہیں۔ نیز یہ حساب اس کے علم کے لئے نہیں بلکہ مخلوق کا منہ بند کرنے کو ہے ۱۲۔ (شان نزول) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے' تو وہ آپ کی خدمت میں شہد پیش فرماتی تھیں' اس وجہ سے وہاں قیام زیادہ فرماتے تھے' یہ زیادہ ٹھہرنا حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ عنہما کو گراں گزرا اور رشک ہوا' ان دونوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب جب ہم میں سے کسی

(بقیہ صفحہ ۸۹۳) کے پاس حضور تشریف لاویں تو ہم عرض کریں کہ آپ کے منہ شریف سے مغافیر کی بو آتی ہے' چنانچہ ان دونوں نے ایسا ہی کیا حضور نے فرمایا کہ ہم نے مغافیر تو کھایا نہیں شہد پیا ہے اچھا میں شہد کو اپنے پر حرام کرتا ہوں۔ یعنی چونکہ شہد کی وجہ سے حضرت زینب کے ہاں زیادہ ٹھہرتا ہوں جو تمہیں ناگوار ہے تو میں شہد حرام کئے لیتا ہوں' بعض روایات میں ہے کہ آپ نے اپنے پر ماریہ قبطیہ کو حرام فرمالیا تھا۔ کچھ بھی ہو اس موقعہ پر یہ آیات اتریں۔
ا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قسم کھا لینے سے چیز قسم کھانے والے پر حرام ہو جاتی ہے کہ جب وہ چیز استعمال کرے گا کفارہ لازم ہو گا' یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور کا شہد یا ماریہ



مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ
حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہوئے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۲۔ بیشک اللہ نے
اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ
تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا ۳ اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۴ اور اللہ علم و حکمت
الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ
والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی ۵ سے ایک راز کی بات فرمائی ۶
فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ
پھر جب وہ اس کا ذکر کر بیٹھی ۷ اور اللہ نے اسے نبی پر ظاہر کر دیا ۸ تو نبی نے اسے
اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ
کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی ۹ پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی حضور کو
هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى
کس نے بتایا ۱۰ فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا ۱۱ نبی کی دونوں بیبیوں اگر اللہ کی طرف



اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ
تم رجوع کرو ۱۲ تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں ۱۳ اور اگر ان پر زور باندھو گی تو
اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے ۱۵
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ
اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں ۱۶ ان کا رب قریب ہے اگر
طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ
وہ تمہیں طلاق دے دیں ۱۷ کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے ۱۸ اطاعت والیاں،
مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ
ایمان والیاں، ادب والیاں ۱۹ توبہ والیاں ۲۰ بندگی والیاں ۲۱ روزہ داریں ۲۲ بیاہیاں اور



قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پر حرام فرمالینا محض ازواج کو راضی کرنے کے لئے تھا نہ کہ بے علمی کی وجہ سے کیونکہ اپنے منہ کی بو غیب نہیں وہ تو محسوس ہوتی ہے' لہٰذا وہابی اس آیت سے حضور کی بے علمی پر دلیل نہیں پکڑ سکتے ۲۔ اس نے آپ کی ان دونوں مبارک بیویوں کا یہ قصور معاف فرما دیا اور آپ کے لئے اس قسم کا کفارہ بیان فرما دیا جس سے آپ کی ساری امت پر آسانی ہو گئی ۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ حلال کو حرام کرلینا قسم ہے مگر حرام کو حلال کرلینا قسم نہیں مثلاً کہا کہ اگر میں یہ کروں تو مجھ پر میری بیوی حرام یہ قسم ہے اور اگر کہا کہ اگر فلاں کام کروں تو سور کھاؤں یہ قسم نہیں' یہ بھی معلوم ہوا کہ قسم کا کفارہ صرف اس دین میں ہے' پچھلی شریعتوں میں یہ نہ تھا اس لئے رب تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو کفارہ کا حکم نہ دیا بلکہ قسم پوری کرنے کا حیلہ بتایا کہ اپنی بیوی کو جھاڑو مار دیں ۴۔ اے پیغمبر اور ان کے گھر والو اس لئے تمہارے گھر کے انتظامات خود فرماتا ہے۔ اور تمہارے گھر کے آداب مسلمانوں کو سکھاتا ہے ۵۔ یہ بیوی حضرت حفصہ ہیں اس لئے معلوم ہوا کہ حضور کی وہ شان ہے کہ حضور کے خانگی معاملات بھی رب طے کرتا ہے' حضور نے حضرت حفصہ سے فرمایا تھا کہ شہد یا ماریہ قبطیہ کو حرام فرمالینے کی خبر کسی کو نہ دینا اپنے تک ہی رکھنا ۶۔ خیال رہے کہ حضور کی بیویاں اس قسم کے دن نو تھیں' پانچ قرشیہ عائشہ' حفصہ' ام حبیبہ بنت ابی سفیان' ام سلمہ بنت امیہ' سودہ بنت زمعہ' چار بیویاں غیر قرشیہ زینب بن جحش اسدیہ' میمونہ بنت حارث ہلالیہ' صفیہ بنت حیی خیبریہ' جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ عنہن' حضور نے حضرت حفصہ سے دو باتیں راز کی فرمائیں ایک شہد یا حضرت ماریہ کو اپنے پر حرام فرمالینا' دوسرے یہ کہ میرے بعد حضرت ابوبکر و عمر خلیفہ ہوں گے ۷۔ یعنی حضرت حفصہ نے یہ دونوں باتیں حضرت عائشہ صدیقہ کو بتا دیں ۸۔ کہ اے محبوب حفصہ نے تمہاری دونوں راز کی باتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیں، آپ کی راز داری نہ کر سکیں ۹۔ یعنی حضور نے حضرت حفصہ سے یہ فرمایا کہ تم نے شہد کی حرمت کی خبر کیوں شائع کر دی یہ نہ فرمایا کہ دوسری بات بھی ظاہر کر دی' یہ حضور کی شان کریمی تھی کہ بعض کا ذکر نہ فرمایا ۱۰۔ حضرت حفصہ نے پوچھا کہ یا حبیب اللہ یہ خبر آپ کو کس نے دی وحی الٰہی سے خبر ہوئی یا حضرت عائشہ نے بتا دیا ۱۱۔ یعنی یہ خبر مجھے رب نے دی ۱۲۔ تو یہ تم پر واجب و ضروری ہے ۱۳۔ یہاں دل ہٹ جانے سے مراد فسق و فجور نہیں بلکہ ناپسندیدہ بات کو پسند کرنا ہے' کیونکہ کوئی صحابی فاسق نہیں ہو سکتے۔ رب فرماتا ہے۔ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى ان سے گناہ صادر ہو سکتا ہے مگر وہ اس پر قائم نہیں رہتے' فوراً توبہ نصیب ہو جاتی ہے اس کی بہت مثالیں ہیں ۱۴۔ اس طرح کہ تم آپس میں مل کر وہ طریقہ اختیار کرو جو حضور کو ناگوار ہو۔ ۱۵۔ یعنی اے بیویو' اگر تم نے ہمارے نبی کی خدمت و مدد نہ کی تو ان کے مددگار بہت ہیں ان کا مددگار خود

أَبْكَارًا ۝ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

کنواریاں لہ اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے

نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ

بچاؤ ۲ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں ۳ اس پر سخت کرے فرشتے

شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا

مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے ۵ اور جو انہیں حکم ہو وہی

يُؤْمَرُونَ ۝ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَا تَعْتَذِرُوا۟ ٱلْيَوْمَ

کرتے ہیں ۶ اے کافرو آج بہانے نہ بناؤ

إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ

تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو تم کرتے تھے۔ اے ایمان والو

ءَامَنُوا۟ تُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن



اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے ۷ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری

يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن

برائیاں تم سے اتار دے ۸ اور تمہیں باغوں میں لے جائے

تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى ٱللَّهُ ٱلنَّبِىَّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟

جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں

مَعَهُۥ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَٰنِهِمْ يَقُولُونَ

کو ۹ ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے ۱۰ عرض کریں گے

رَبَّنَآ أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَٱغْفِرْ لَنَآ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ

اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے ۱۱ اور ہمیں بخش

قَدِيرٌ ۝ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ جَٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ

دے بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے ۱۲ اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد



(بقیہ صفحہ ۸۹۴) اللہ تعالیٰ ہے حضرت جبریل' نیک مسلمان اور سارے فرشتے ہیں اگرچہ حضرت جبریل بھی فرشتوں میں داخل ہیں مگر چونکہ وہ تمام فرشتوں کے سردار ہیں اس لئے خصوصیت سے ان کا ذکر علیحدہ ہوا۔ خیال رہے کہ نبی مسلمانوں کے ایسے مددگار ہیں' جیسے بادشاہ رعایا کا مددگار اور مومن حضور کے ایسے مددگار جیسے خدام اور سپاہی بادشاہ کے' لہٰذا اس آیت کی بناء پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حضور مسلمانوں کے حاجت مند ہیں' رب فرماتا ہے۔ اِن تَنصُرُوا اللّٰہَ یَنصُرْکُم ۱۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مددگار ہیں کیونکہ اس آیت میں حضرت جبرئیل اور صالح مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار فرمایا گیا اور فرشتوں کو ظہیر' یعنی معاون قرار دیا گیا جہاں غیر اللہ کی مدد کی نفی ہے وہاں حقیقی مدد مراد ہے' لہٰذا آیت میں تعارض نہیں ۱۷۔ خیال رہے کہ یہ ازواج مطہرات کو ڈرانے دھمکانے کے لئے ہے طلاق دلوانا مقصود نہیں ۱۸۔ یعنی ایسی بیویاں انہیں عطا فرمائے گا جو تم سے زیادہ ان کی اطاعت شعار' فرمانبردار ہوں گیں' خیال رہے کہ حضور کی ازواج تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں' لیکن اگر معاذ اللہ انہیں طلاق ہو جاتی اور دوسری بیویاں نکاح میں آ جاتیں تو پھر ان سے وہ افضل ہو تیں لہٰذا آیت بالکل واضح ہے جیسے رب فرماتا ہے یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ لَا یَکُونُوْٓا اَمْثَالَکُمْ ۱۹۔ معلوم ہوا کہ عورت وہ اچھی جو اللہ کی مطیعہ ہو' اگرچہ غریب ہو' لہٰذا جہاں تک ممکن ہو دیندار بیوی' اختیار کرو' مالدار کو مت ڈھونڈو۔

ع ۱ | ۱۹

ا۔ اس سے وہ بیویاں بہت اثر پذیر ہوئیں اور انہوں نے حضور کی خدمت و اطاعت کو تمام نعمتوں سے اعلیٰ و افضل سمجھا۔ ۲۔ اس طرح کہ خود بھی نیک رہو اور اپنی بیوی بچوں کو بھی نیک بننے کی ہدایت کرو' معلوم ہوا کہ بیوی بھی اہل میں داخل ہے ۳۔ آدمی سے مراد کافر اور پتھر سے مراد ان کے بت ہیں۔ معلوم ہوا کہ ہر شخص پر تبلیغ ضروری ہے اور پہلے اپنے بال بچوں کو تبلیغ کرے۔ ۴۔ جن کے دل میں بالکل رحم نہیں اور ان کی پکڑ سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا ۵۔ معلوم ہوا کہ سارے فرشتے معصوم ہیں' ہاروت و ماروت جب شکل انسانی میں آئے تب ان سے گناہ سرزد ہوئے لہٰذا آیات میں تعارض نہیں' جیسے عصاء موسوی سانپ بن کر کھانے لگتا تھا ۶۔ سچی توبہ جس کا اثر یہ ہو کہ برے اعمال چھوٹ جائیں نیک کاموں کی عادت پڑ جائے' خیال رہے کہ توبہ کی حقیقت گزشتہ پر ندامت' آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد ہے' توبہ بہت قسم کی کفر سے توبہ' فسق سے توبہ' حقوق العباد سے توبہ وغیرہ۔ توبۃ النصوح یہ ہے کہ آدمی توبہ کے بعد گناہ کی طرف نہ لوٹے' جیسے تھن سے نکلا ہوا دودھ تھن میں نہیں لوٹتا (از خزائن العرفان) ۷۔ معلوم ہوا کہ توبہ گناہوں کی معافی اور جنت کے استحقاق کا ذریعہ ہے' کریم کا امید دلانا بھی وعدہ ہے ۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن اگرچہ گنہگار ہو۔ انشاء اللہ آخرت کی رسوائی سے محفوظ رہے گا۔ اگر اسے سزا بھی دی جائے گی' تب بھی اس طرح کہ اس کی رسوائی نہ ہو' کیونکہ محبوب کا امتی ہے رسوائی کفار کے لئے مخصوص ہے' یہ بھی معلوم ہوا کہ متقی مومن قیامت میں حضور کے ساتھ ہوں گے' روح البیان نے فرمایا کہ قیامت میں بعض متقیوں کا حساب بالکل نہ ہو گا۔ بعض کا حساب پس پردہ ہو گا' رب ان سے حجاب نہ فرمائے گا۔ ان کی شفاعت قبول کرے گا۔ ان کے چہرے روشن ہوں گے۔ ۹۔ مومنوں کے ایمان کا نور' مطیعوں کی اطاعت کا نور' مخلصوں کے اخلاص کا نور' محبوں کے صدق و وفا کا نور' ساجدوں کی پیشانی یعنی سجدہ گاہ کا نور' پلصراط پر آگے بھی ہو گا دائیں بائیں بھی پیچھے نہ ہو گا تاکہ پیچھے آنے والے منافقین اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں ۱۰۔ یعنی خدایا پل سے پار لگنے تک یہ نور باقی رکھ تاکہ

(بقیہ صفحہ ۸۹۵) خیریت سے گزر جائیں' مومن یہ دعا اس وقت مانگیں گے جب دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور درمیان میں بجھ گیا معلوم ہوا کہ اولاً" منافقوں کو نور ملے گا درمیان صراط پر بجھ جائے گا ۱۱۔ بعض مومنین پل صراط سے بجلی کی کوند کی طرح گزر جائیں گے' بعض تیز ہوا کی طرح بعض تیز سوار کی طرح' بعض چوتڑوں پر گھسٹتے' یہ دعا اس آخری جماعت کی ہے (روح) دعاء مغفرت اس لئے کریں گے کہ وہ کفار کو دوزخ میں گرتا ہوا دیکھیں گے

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ⑨

کرو اور ان پر سختی فرماؤ ۱ اور انکا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام ۲

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوحٍ وَّ

اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے ۳ نوح کی عورت اور

امْرَاَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا

لوط کی عورت ۴ وہ ہمارے بندوں میں دو سزاوار قرب بندوں کے نکاح

صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ

میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی ۵ تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور

شَيْئًا وَّقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ⑩ وَضَرَبَ

فرما دیا گیا کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ ۶ اور اللہ

اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ

مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے ۷ فرعون کی بی بی ۸ جب

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي

اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا ۹ اور مجھے

مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ⑪

فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش ۱۰

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا

اور عمران کی بیٹی مریم ۱۱ جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی ۱۲

فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا

تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ۱۳ اور اس نے اپنے رب کی باتوں

وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ⑫ ع

اور اسکی کتابوں کی تصدیق کی ۱۴ اور فرمانبرداروں میں ہوئی ۱۵



وقف لازم

ا۔ کھلے کافروں پر تلوار سے اور چھپے کافروں یعنی منافقوں پر سخت کلامی اور مضبوط دلائل سے جہاد کرتے رہو کیونکہ منافقوں پر تلوار نہیں چلائی جاتی' اس سے معلوم ہوا کہ حضور جمال والے ہیں' اور موسیٰ علیہ السلام جلال والے کیونکہ حضور کو سختی کا حکم دیا گیا اور موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا فرعون سے نرم کلام کرنا' یہ بھی معلوم ہوا کہ بے دینوں کافروں پر سختی کرنا سنت ہے ہاں جن کے ایمان کی امید ہو ان پر انتہائی نرمی کرو' کفار سے نرمی ایسی ہی جرم ہے جیسے مسلمانوں پر سختی اور زیادتی' سانپ جان کا دشمن ہے۔ یہ کفار ایمان کے دشمن' خیال رہے کہ حربی کفار کا اور حکم ہے ذمی و مستامن کفار کا کچھ اور ۲۔ معلوم ہوا کہ منافقین و کفار سب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے بلکہ منافقین نچلے درجے میں کہ ان کا کفر کھلے کافروں سے سخت تر ہے ۳۔ عذاب دیئے جانے میں اور مسلمانوں کی قرابت کام نہ آنے میں ۴۔ نوح علیہ السلام کی بیوی کا نام واعلہ یا والعہ تھا حضرت لوط کی بیوی کا نام واہلہ تھا ۵۔ کہ کافرہ رہیں واعلہ کہتی تھی کہ نوح علیہ السلام دیوانے ہیں اور واہلہ کفار کی جاسوسی کرتی تھی' خیال رہے کہ کسی نبی کی بیوی زانیہ نہ ہوئی ۶۔ معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت فائدہ نہیں پہنچاتی' نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر رہا' یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار کے لئے نبی کا رشتہ یا نبی کا نسب کام نہیں آتا یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت میں ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں محبت کرتا تھا۔ ۷۔ کہ مومن کو کفار کے گناہ کا اثر نہ ہوگا جب وہ ان سے بیزار ہو اگرچہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوں ۸۔ حضرت آسیہ بنت مزاحم کہ آپ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں' فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت عذاب کیا کہ چار میخوں سے آپ کے ہاتھ پاؤں بندھوا دیئے اور سخت دھوپ میں ڈال دیا ۹۔ معلوم ہوا کہ جنت میں وہ گھر زیادہ درجہ والا ہے جس میں بندے کو قرب الٰہی زیادہ ہو عرب کہتے ہیں اَلْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ گھر سے پہلے پڑوسی کو دیکھو ۱۰۔ اس طرح کہ مجھے ایمان پر خاتمہ نصیب فرما دے معلوم ہوا کہ دینی خطرے پر اپنی موت کی دعا کرنا جائز ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر فرشتے مقرر فرما دیئے جنہوں نے آپ پر سایہ کر لیا اور ان کا جنتی گھر انہیں دکھا دیا۔ جس سے آپ ان تمام مصیبتوں کو بھول گئیں۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ مع جسم آسمان پر اٹھالی گئیں (روح) حضرت آسیہ جنت میں ہمارے حضور کے نکاح میں ہوں گی ۱۱۔ خیال رہے کہ قرآن شریف میں ۲۷ جگہ حضرت مریم کا نام آیا اور آپ کے سوا کسی عورت کا نام قرآن میں نہیں ۱۲۔ کہ آپ کو کسی مرد نے نہ چھوا۔ اس کی تفسیر وہ آیت ہے وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۱۳۔ اس طرح کہ حضرت جبریل نے آپ کے سینے پر پھونک ماری' جس سے آپ حاملہ ہو گئیں' اس آیت سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ کے مقبولوں کا کام درحقیقت رب کا کام ہے' کیونکہ پھونک حضرت جبریل نے ماری' رب نے فرمایا ہم نے پھونکا۔ دوسرے یہ کہ فیض دینے کے لئے دم کرنا سنت ملائکہ ہے مشائخ کے دم درود کی اصل یہ آیت کریمہ ہے' تیسرے یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش

ع ۲ ۲۰